Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سیاہ و سفید سیریز

مجموعۂ کلام

اشکباری

از

بی این بھان نثار دہلوی

(صدر آل انڈیا ساہتیہ سدن (رجسٹرڈ) دہلی و جموں)

288 بکرم نگر سروال چوک جموں 180005

1328 حویلی اعظم خان چتلی قبر جامع مسجد دہلی 110006

جلد 6

پہلی بار (500)

دوسری بار (500)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

دیباچہ

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جناب نثار دہلوی کا چھٹا مجموعہ کلام "اشک باری"
نظر سے گزرا۔ ایک ایک نظم اور ایک ایک غزل کو بار بار
پڑھنے کے بعد مجھے اپنے تاثرات بیان کرنے میں کوئی جھجک
نہ رہی۔

جناب نثار دہلوی ہمارے سینئر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک
کہنہ مشق شاعر بھی ہیں۔ اردو ادب کی خدمت کے لئے
آپ گذشتہ 45 سال یعنی 18 برس کی عمر سے ہی کوشاں
رہے ہیں۔

نثار صاحب نے ہر موضوع پر اور ہر واقعہ پر لکھا بہت
لکھا اور خوب لکھا۔ ان کا قلم ہر حال میں جواں ہی دیکھا
گیا اور ان کا قلم زیادہ تر منظوم نگاری کی طرف ہی جاتا
ہے۔

صحافت کے میدان میں بھی انہوں نے اپنی نڈرتا کا واضح
ثبوت دیا ہے۔ میں ان کے کنٹیپ والی کا ہر ماہ مطالعہ
کرتا ہوں۔

جناب نثار دہلوی نے کشمیر کے آتنک واد اور تباہ حالی
کا کھل کر اور بے تحاشا اپنی نظموں غزلوں اور قطعات
میں ذکر کیا ہے۔ اور آپ کسی موڑ پر رکے نہیں چلتے گئے چلتے
ہی گئے۔

میں متمنی ہوں کہ نثار صاحب کشمیر میں آنے والی خوشحالی کا
بھی ورنن کریں گے اور آپ سالہا سال تک اردو ادب
کی خدمت کرتے رہیں گے۔ آمین

عبدالغنی

ڈاکٹر عبدالغنی شیدائی ظفر جونپوری
حلقۂ احباب گلی قاسم جان دہلی ۶
تحریر ۱۵ جنوری ۱۹۹۶ء

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

11/87

بلا عنوان نظم

دل کے دکھڑوں کو کیسے سنائے کوئی، اُس سے ہوتی ہے کردار کی برہمی
اپنے ہاتھوں مٹائے گا جو زندگی، وہ سزا ہے اُس شخص کی بزدلی

خواہ مخواہ کے یہ ہڑتال دھرنے یہ بند بے سبب پہنچاتے اپنی سے گزند
اسطرح کی سیاست ہے سنجیدگی، ان سے ہوتی ہیں قوم کی بہتری

ایک دو جا پہ پتھراؤ کر تو دیا، شرپسندی کا اظہار کر تو دیا
وہ تو مشقِ ستم تھی ہیں اور کچھ، ایک دو جا پہ جس سے بھی کھلبلی

جن کا کردار منفی رہا امن میں، وہ تو غازی نہ تسلیم ہو سکتے ہیں
وہ سدھار سے سدھر کی اے ہم نشیں، جو کوئی بات بارِ سماعت ہوئی

روزِ روشن میں مشعل لیئے ہاتھ میں، نیک ساعت کی تجدید ہوتی ہیں
تم فسادوں کو برپا کروگے اگر، قوم کی وہ تو سیوا نہ ہوگی کبھی

یہ کرشمہ نہیں ہے نہ جادوگری، اسکو کہتے ہیں سب لوگ غارتگری
جس کے کارن امن بھنگ ہو کر رہا، وہ تمہاری ادا تھی یا تھی دل لگی

ایسے جوہر دکھانے سے کیا فائدہ، جو تباہی کا بن کر رہے سلسلہ
بھوک ہڑتال ہو یا کہ ہو خودکشی، دونوں باتیں ہیں یوں زندگی کی نفی

مشکلوں کو بڑھانے سے کیا فائدہ، مشکلوں کو گھٹا کر تو دیکھو ذرا
بدامن عنصروں کا سہارا لئے، دیش دشمن عناصر کی ہے حوصلگی

پُرامن سی فضا کو مکدر کیا، کیا ترا بس یہی ایک تھا مدعا
تیرے کارن جو نقصان ہوا دیش کا، قوم کی بدنصیبی ہے یا ہے مری

امنِ عامہ کو خطرے میں ڈالا گیا، اور پولس کو بھی حرکت میں آنا پڑا
آنسو لانے کے گولے بھی داغے گئے، جب پولس کو چھپانا پڑی بے رخی

پُرخطر راستوں کو جو اپنا لیا، زندگی کو اجیرن بنا کر رہا
اُس پہ برسیں گی ہرگز نہیں رحمتیں، جس کے اعمال سے ہر اذیت ملی

کارخانوں دوکانوں کو بند تو کیا، گاڑیوں کو بھی سڑکوں سے سرکا دیا
اسطرح کیسی خدمت ہوئی قوم کی، کس زبان میں یہ کہلاتی ہے دلبری

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

) Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خودکشی کا اظہار انتہائی کربناک ہوگا کہ تیرے ایسی باتیں

پچھلے وقتوں میں یہ سلسلہ تھا نہیں، رام جانے یہ کیسی ہوا چل پڑی
یہ کمالِ حماقت کا اظہار ہے، مُفلسوں کے لئے ایک تلوار ہے
برہنہ سڑک پر جو چلائی گئی، پانیوں کو جو خونوں میں بدلا کر گئی

بوا ہوس چاروں اطراف کے ملی گئے، ایک ذہنی نئی وہ سمبار گئے
کوئی عنواں نہیں تھا نہ مقصود کوئی، جن کے کارن اس ذہنی کی تشکیل دی

معاشرے کو بگاڑا گیا بے طرح، شرپسندی جتائی گئی ہر طرح
کپکپاتے رہے یوں زمان و زمن، ایسی حالت سے حیثیت بگڑتی گئی

بے سبب خونِ ناحق بہانے سے کیا، بے سبب شورِ ماتم اُٹھانے سے کیا
دل کے پردوں کے اندر ذرا جھانک لو، پھر ملیگی کسی کی صحیح رہبری

سرد مہری جتانے سے حاصل ہی کیا، خودکشی کی نمائش کا مطلب جفا
روح پرور اگر بات نہ بھی کوئی، دوسروں کو جتانا ہی ہے برتری

صورتوں کو بگاڑا گیا کس لئے، بستیوں کو اُجاڑا گیا کس لئے
کون بھگدڑ میں پھنس کر گیا جان سے، روح پرواز کر کے یہ کس کی گئی

کوئی ترسا کیا ہے ایندھن کے لئے، کوئی تڑپا کیا خوردنی کے لئے
کوئی روتا رہا اور بلکتا رہا، کون ایسوں کی کرتا کوئی داوری

لام کے عوض میں کاف کو کیا لیا، اسکا چرچا رہیگا سدا ہی بھلا
ایک مزدوری کی گردش کیا ہوئی، یہ تو ہرگز رہیگی نہیں ان کہی

امن کا یہ تناور شجر گر پڑا، شہر کا وار اسکی جڑوں پر ہوا
وہ تلاطم کے حامی بنے تھے مگر، سرخروئی کسی کی نہیں ہو سکی

پھر نثارِ حزیں دل بھی روتا رہا، اشکِ خونیں سے دامن بھگوتا رہا
دستِ شفقت کی خاطر تڑپتا رہا، ایسی حالت میں دی زندگی کی بلی

شعر

مجھے مرنے کا غم ہی کیا، اگر غم ہے تو یہ غم ہے
کہ میرے بعد مرنے کے ترا گھر غم کدہ ہوگا

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

12/87

سیب کی برآمد بنام منشیات

سیب کے تابوت میں حشیش دفنائی گئی — سن پچھتر سے برابر رسم اپنائی گئی
پچھلے تیرہ سال میں جتنی بھی سرکاریں ہیں — ایک سے بھی بھنگ کی نہ کاشت رکوائی گئی

اسطرح کشمیر سے وہ سیب کی پیٹی چلی — جیسے ڈولی میں کسی شیطان کی بیٹی چلی
راستہ میں تا دِتی صورت نہ دیکھی ایک نے — جیسے مرنے کے لئے قسمت کی وہ ہیٹی چلی

دِلی کے آزاد پور میں ٹرک کا جب سواگت ہوا — دخترِ شیطان کو ہونا پڑا سب سے جدا
پالکی سے نکل آئی جب کہ شرمیلی دلہن — دیکھ کر کہنا پڑا تھا الاماں نسلِ خدا

چرس اور حشیش کے سنگ سیب کے دانے گئے — ایک ہی ٹرک میں وہ بھیجے بند انجانے گئے
چھوٹا سا وہ باردانہ اور کروڑوں کا بہا — قوم دشمن قوم کا ایمان تڑوانے گئے

پھر تجارت چرس کی بڑھنے لگی — جو کہ دو نمبر کے حکم سے ختم تھی
کون جانے راز کیا ہے دوستو — یہ عوامی راج کی سمجھے نہیں

معاشرے کا بھی کریکٹر بہہ گیا — اور ایماں کا محل بھی ڈھہ گیا
اب بچائے سے بچے گا کس طرح — وہ خلاصہ جو کہ باقی رہ گیا

یہ سنا ہے کالجوں میں بھی چلی — وہ وبا پہلے نہیں تھی جو کبھی
خوب بکتی ہے ہیروین جا بجا — لینے والے سب کے سب ہیں اجنبی

کسقدر تذلیل کا باعث بنی — وہ تمہاری کج روی اور خودسری
اے مری سرکار کے احمق جنو — بند کر دو اپنی یہ شعبدہ گری

قطعہ

وہ تو ہیرے پہ لال پگڑی تھی — جسکی حرکت نہ کوئی حرکت تھی
وہ تو پتھر کی جیسی مورت تھی — جسکے سر پر سجائی پگڑی تھی

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آہ ! انکالال چپلو

دلِ پُر درد کی تکرار اب کس کو سنانی ہے۔
نہ اب کوئی بھی زندہ ہے نہ اب کوئی کہانی ہے۔

یہ کیسی سنسناہٹ گوپیوں کی کان میں آئی
جو چھلنی ہو گئی بازار میں کس کی جوانی ہے۔

ہماری اپنی گلیوں میں کئی ابلیس رہتے ہیں
اُنہیں تو ختم کر کے خون کی ہولی منانی ہے۔

گذشتہ سال میں نے اُس سے کچھ پوچھا تو بتلایا
مجھے تو زندگانی دیش کی خاطر لٹانی ہے۔

نثارِ دلِ حزیں اُس نے کمایا نام مر کر بھی
پس مُردن جیتا جس کی بہت ہی ضو فشانی ہے۔

مُسلم دہشت گرد سے

کشمیر میں جہلم بہتا تھا   کشمیر میں خوں کیوں بہنے لگا
کشمیر میں یکجہتی تھی کبھی   کشمیر میں آتنک کیا معنی
کشمیر کبھی جنت بھی تو تھا   کشمیر ابھی دوزخ بھی ہُوا
کشمیر میں امن و سکوں تھا کبھی   کشمیر میں بات نہ کچھ بھی بنی
کشمیر میں کشمیریت ہے کہاں   کشمیر میں بربریت ہے یہاں
کشمیر کا نقشہ بگڑا کیوں   کشمیر کا انساں اکڑا کیوں
کشمیر نہ پاکستان تھا کبھی   کشمیر تو ہند کا انگ ہے ابھی
کشمیر وطن میرا بھی تو تھا   کشمیر وطن تیرا تو نہ تھا

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بیادِ غازی ٹیکا لال ٹپلو

کس نے کس کا قتل کر کے رکھ دیا — کون دنیا سے گیا بہتر گیا!

وہ کہ متوالا تھا اپنے دیس کا — جو کہ شمشان کی طرف گھر سے چلا

وہ سنگا کشمیریوں کا تھا بڑا — آتنکوں نے جس کو ٹھنڈا کر دیا

چھپ چھپائے آتنکی تھے سڑک پر — قتل کرنے کا انہیں تھا حوصلہ

دو جوان صورت تھے منہ ڈھانپے ہوئے — گولیاں جن نے چلائیں برملا

وہ جو تھے قاتل ہی تھے انساں نہ تھے — اُن قزاقوں رہزنوں کا ہو بُرا

دو قدم کے نکلنے کی دیر تھی — گھر سے باہر خون کا دریا بہا

کیا پتہ تھا اُسکو دن تھا آخری — وہ نہ بولا کچھ نہ بولا پھر گرا

جس نے کوشش کی بچانے کی اُسے — بے خبر تھا وہ نوجواں گھائل ہوا

کچھ مرد آئے اُٹھا کر لے گئے — پھر شفاخانہ میں پہونچایا گیا

اُنگلیاں دانتوں میں جب دابی گئیں — ڈاکٹر کہہ کر گیا پورا ہوا

ساتھیوں کے اشک خونیں دیکھ کر — ہر کسی کا اُس پہ سر گھوما کیا

ہندو مسلم مائیں بہنیں دیکھ کر — ذہن و دل سے میں یکایک ہٹ گیا

رو رہی تھیں اسطرح زار و قطار — جیسے جمن و گنگ کا تھا سلسلہ

بے گناہ کے مار جانے کا سبب — کوئی مجھکو وہ نہ بتلا ہی سکا

ساتھیوں نے بے دلی کے ساتھ پھر — میت ٹپلو کو گھر پہنچا دیا!

دائرہ میں بیٹھکر روتے رہے — ایک شب کے واسطے گھر میں رکھا

سر کی جانب اک چراغ ناتواں — رات بھر جلنے کو چھوڑ رکھا گیا

خون کے فوارے دبانے کے لئے — برف کی سلوں پہ لٹا کے رکھا

دوسرے دن اُسکو شیتل ناتھ میں — "احتراماً" ایک منبر پر رکھا

اور کرنے کو یہاں دیدار پھر — ایک تانتا سا بندھا دیکھا گیا

کون جانے کون سے وہ لوگ تھے — شوخ چہرہ جن کا تھا اُترا ہوا

کتنوں کو گنتا وہاں میں دوستو — اُن میں ہر ایک تھا جو تھا روتا ہوا

مجمع میں ہمت تھی کہاں دیدار کی — جو مرا تھا وہ مرا ہی یار تھا

مرنے والے کو بھلا ملتی کہاں — منقلب دیکھی گئی ہر سو ہوا

شہر سنسان اور گھر ویران تھے — ہر گلی کوچہ تھا اک ماتم کدہ

[illegible]

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh,Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

لاکھوں سے کچھ کم نہ تھے آئے ہوئے　　کر رہے تھے جو مغفرت کی بھی دعا
آخری دیدار کرنے والوں میں　　قومی وقار کے بھی تھے کچھ رہنما
اُٹھ گئی ارتھی جو شیتل ناتھ سے　　الوداع ہی الوداع گونجا گیا
کتنے بازاروں سے گزری یہ نہ پوچھ　　ہر کسی نے دیکھ کر سجدہ کیا
اک شہیدِ قوم کی وہ لاش تھی　　مرد و زن پیر و جواں کا پیار تھا
اُن کے رونے کا نہ تھا انداز کچھ　　جن کے رونے سے نکلتی تھی صدا
بوڑھے بچے اور جواں بھی تھے وہاں　　جو کہ یہ کہتے تھے کہ ٹکہ لالہ گیا
جسکو ہم نورِ نظر کہا کئے　　وہ ہماری روشنی ہی لے گیا
وہ کہ ارتھی یاترا تھی دوستو　　کچھ ہزاروں لوگوں کا سیلاب تھا
پہنچکر شمشان کے باہر رکی　　آخری منزل کا وہ پیغام تھا
اور پھر ارتھی اُٹھی اندر گئی　　خاص جا پہ اُسکو ٹھہرایا گیا
پھوٹ کر رونے لگے جتنے بھی تھے　　وہ سبھی تھے سوگوارِ با وفا
اُسطرح کہرام تھا پوچھو نہ کچھ　　شورِ محشر جسطرح ہوتا بپا
چند لمحوں کی رسم پوری ہوئی　　میتِ ٹپلو کو جب رکھا گیا
اُس چتا پر جو سجائی تھی گئی　　سوگواروں نے دیا کچھ یوں صلہ
اور پھر پندرہ منٹ کے بعد ہی　　اُس چتا کو نذرِ آتش کر دیا
وہ امانت ہاتھ سے جاتی رہی　　دیکھتے ہی دیکھتے یہ کیا ہوا
جب چتا پر نظر دوڑائی گئی　　کچھ نہ تھا مجھ سے نہ کچھ دیکھا گیا
اِسطرح اک شخصیت اُٹھ کر گئی　　جیسے نظاروں کو مرے دھوکا ہوا

یارِ من تکرار اب کیا ہو نثار
مجھ کو لگتا ہے جہاں ہے بد نما

شہید ٹکہ لال ٹپلو

مُحبِ ہند کیسے مر گیا بازار میں یارو ۔ دلِ پُر درد کس کا بھر گیا بازار میں یارو
وہ ٹکہ لال گہوارہ سکولرازم کا تھا جو ۔ وہ اپنا یار خوف سے نڈر گیا بازار میں یارو

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اکتوبر ۱۹۹۰ء

پنجاب درونِ کشمیر — نظم

خرمنِ امن کو آگ کیسے لگی، وادیٔ امن کس طور جلنے لگی
آجتک جو نہ دیکھا کیئے تھے کبھی، رام جانے یہ کسکی نظر لگ گئی
قتل ہونے لگے لوگ مرنے لگے، زخم دے کے عدو کی تسلّی ہوئی
بم دھماکوں کے کارن یہاں اور وہاں، دشمنی دوستی کی مگر ہوگئی
اپنی سرکار ایسی نکمّی ہوئی، کچھ نہ کرنے لگی کچھ نہ کر پائے گی
اس سے انصاف کی اب توقع کہاں، اسکے دل میں بھی ایک ہے کھلبلی
گولیاں سنسنانے لگی کو بہ کو، روزِ روشن میں دیکھا کیئے روبرو
دہشتوں کے سبھی ساز بجنے لگے، وحشتوں کی ہوا ہر طرف چل پڑی
آجتک سینکڑوں بم دھماکے ہوئے، آٹھویں ماہ سے یہ برابر ہوئے
تسکری کے سبب یہ سبھی کچھ ہوا، کون جانے یہ کسکی ہوئی دل لگی
جان بھی لُٹ گئی مال بھی لُٹ گیا، ایک چشمک زنی میں سبھی کچھ گیا
پھر سنبھلنے کی صورت نظر میں نہیں، ہر شخص کی نمایاں ہوئی بے بسی
بم دھماکے یا بندوق کی گولیاں، یہ سمجھنے کی چنداں نہیں بولیاں
زندگی ختم کرنے کے قائل ہیں یہ، ان سے کس کی ہوئی آجتک دوستی
ایک خطرہ لگا ہے مجھے اور تجھے، اس پہ طرّہ سپاہی بھی زخمی ہوئے
گولیوں اور بموں سے وہ بھونے گئے، قسمتاً ان پہ چل نہ سکی رہزنی
گھاٹیوں کی دشا میں وہ داخل ہوئے، ہسپتالوں میں جتنے بھی لائے گئے
مضطرب حال میں وہ پڑے تھے سبھی، انکی حالت سے اپنی ہوئی برہمی
جونہی پنجاب کشمیر میں گھس گیا، دفعتاً چار سمتوں میں بٹ کر رہا
ہر قدم پر کرشمہ دکھاتا گیا، کون کسکی کرے گا یہاں یاوری
پھر جو فرقہ پرستی کو پر لگ گئے، حوصلے ہر طرح پست ہونے لگے
رنگ بدلنے لگے، دل اُچٹنے لگے، سیدھے سادھوں کی ہونے لگی درگتی
چاک اپنے گریبان ہونے لگے، اور بجھنے لگے زندگی کے دیئے
پھر قیامت کے منظر ابھرنے لگے، ایسے محشر میں ہوگی کہاں داوری

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ امن کے محافظ لٹے ہیں کہاں، وہ ہمارے مہرباں لٹے ہیں کہاں
جن سے اُمید تھی رہبری کی ہمیں، وہ دکھانے لگے کس لئے بے رخی
لال پگڑی نظر میں سبھی کی تو ہے، اُسکی نظروں سے ہر ایک بچتا بھی ہے
اُسکے ہونے نہ ہونے کی کیا کچھ کہیں، جو نمونے کی صورت میں دیکھی گئی
ہر طرف چھا گئی ہیں سیاہ بدلیاں، ہر طرف سنسنانے لگی ٹولیاں
اب تو مرنے کی نوبت ہمیں آگئی، اسکو کہتے ہیں سرکار کی کج روی
دہشتوں کے جو ساماں میسر ہوئے، زندگانی کے ہوگئے ختم سلسلے
اپنی سرکار کی یہ شکستہ دلی، ہر طرف بے کسی ہر طرف مفلسی
میں سدا کر رہا تھا امن کی دعا، غالباً وہ مرا طور اچھا نہ تھا
خون بہنے لگا جابجا دوستو، خونِ ناحق سے ہونے لگی بے دلی
جو امن کی فضا کو بگاڑا کئے، مرتکب وہ ہمیشہ سزا کے ہوئے
جن سے ہوگئے ہراساں حب الوطن، وہ یقیناً ہی کہلائینگے دوزخی
اے نثارِ حزیں دل نہ سر کو جھکا، اس سے بہتر ہے اپنے ہی سر کو کٹا
بد امن سارے قابو میں ہونگے کبھی، تب ہی دیکھو حالات میں بہتری

غزل

واویلا ہر شہر میں کرنے سے کچھ حاصل نہیں — ہم سمجھتے ہیں مگر تم میں کوئی غافل نہیں
قتلِ انسانی یہ کہنا پُرسکوں حالات ہیں — کوئی تم میں آ عزیزان وطن عاقل نہیں
کوئی بھی ایسا نہیں جو آپ سے مانوس ہو — آپ کی سیرت تو کیا صورت کا بھی مائل نہیں
خونِ آدم گر رہا ہے جابجا کشمیر میں — اس تلاطم خیز وادی میں کہیں ساحل نہیں
یہ تیری سرکار رہا اچھل بنا کیا خوب ہے — قتلِ آدم پر یہ کہنا حق تو ہے باطل نہیں
اسقدر ظلم و تشدد کا گرم بازار ہے — تم سے کم ہیں اُن لعینوں میں کہیں شامل نہیں
اُس نثارِ نیم جاں کی بات کرنا ہے فضول
اُونچے ایوانوں میں بیٹھا ہے مگر عامل نہیں

شعر

کیکروں کی چھاؤں میں میں نے بنایا ہے جو گھر
ننگے پاؤں آپ میرے گھر نہ آیا کیجئے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نکل کے آئے گھروں سے جیسے، وہ اپنے بھائی بہن ہیں یارو

جو خیمہ زن ہو چکے ہیں جا بجا، وہ میرا اپنے سجن ہیں یارو

یہ میرا رونا عبث نہیں ہے، میں ان ہی داغوں کو رو رہا ہوں

کہ اہلِ اسلام کی جبیں پر قتل کے کافی گہن ہیں یارو

انھیں بھلایا گیا ہے سب کچھ، انھیں اجاڑا گیا گھروں سے

چلا چلا کے جو رو رہے ہیں، یہ اُن کے شاید بھجن ہیں یارو

میں اُن کے غم میں نڈھال ہو کر پڑا ہوں پژمردہ سا سڑک پر

جو اپنے بچوں کی پرورش میں سروں پہ باندھے کفن ہیں یارو

اماموں کو بھی ضعف پہنچا، اماموں کی نفی ہوئی ہے

امامتیں ہی ختم ہوئی ہیں، امامتیں ہی مرن ہیں یارو

یہی شکستہ دلی ہے اپنی، کہ یار کوئی رہا نہ باقی

کہ جن پہ تکیہ رہا تھا اپنا، وہ اس زمیں میں دفن ہیں یارو

گناہ کچھ ایسے بڑھ چکے ہیں، فلک بھی آنسو بہا رہے ہیں

ذرا سروں کو بچائے رکھیئے، کہ ٹوٹتے تو گگن ہیں یارو

نہ جانے کس کے بھروسے مجھ پر دباؤ ڈالا گیا ہے لیکن

نہ اُن کا وشواس ہو سکے گا، خراب جن کے چلن ہیں یارو

شگاف دل میں یہیں پڑے گا، تو اور کیا پھول پھل اُٹھیں گے

جو کچھ بھی ذکر ہے سُنے ہیں اُن سے، اُنہی کے بے تہ متن ہیں یارو

ابھی اُنھوں نے خیال بدلا، ابھی جو خود بھی بدل گئے ہیں

ہم ہی سے اپنی نظر ملا کر، ہم ہی میں شاید مگن ہیں یارو

نشاطؔ کی برہمی تو دیکھو، وہ کہہ رہا ہے کچھ اس طرح سے

جو گھر کو چھوڑے چلے گئے ہیں، اب اُن سے مشکل ملن ہیں یارو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آہ! پریم ناتھ بٹ ایڈووکیٹ

دوست نہ تھا کوئی بیگانہ — کس نے کیا عائد ہرجانہ
منہ بھی نہ کھولا گولی جو کھائی — ہم میں وُہی نکلا دُردانہ
محبِ وطن ہونے کی خاطر — جسم و جاں کا دیا نذرانہ
صبر و قناعت کا وہ مجسمہ — ہم کو بنا کر گیا دیوانہ
عقل کا حامل مردِ مشفق — خورد و کلاں کا تھا وہ یگانہ

اُس کو دیکھا اکثر برتتے — چھوٹوں سے شفقت پدرانہ
بھید نہ تھا ہندو مسلم کا — اچھی سوچ کا تھا وہ خزانہ
اُس کی یاد ابھی ہے تازہ — اس چکر میں ہوں مستانہ
کیسا ظلم تھا کیسا ستم ہے — کیا بتلاؤں کیا ہے زمانہ
ظلم و تشدد کی وہ مذمت — سبب بنی گولی کا نشانہ

اپنا پرایا کوئی نہیں تھا — سب میں تھا عاقل فرزانہ
ہندو ہونے کی خاطر میں — ادا کیا اُتنا جرمانہ
مال بھی لیکر جان بھی لے لی — پورا ہوا دہشت کا نشانہ
شوک سبھا میں میں بھی یارو — دوں کیا عقیدت کا نذرانہ

مرض لگا ہے نثارِ حزیں کو
اُسکا چلن بھی ہے احمقانہ

27.12.99

غزل

دہشت گرد کشمیر میں کس ماں کا جنا ہے — کیا جانئے وہ کونسی مٹی کا بنا ہے
اُن انتہا پسندوں نے ایمان بیچ کر — انسانیت کے قتل سے بھی پیٹ بھرا ہے
دولت نہیں ہے گھر میں ایماں تو پاس ہے — جو کچھ بھی اپنے پاس ہے وہ حمد و ثنا ہے
انسانیت کے دین سے سو کوس دور ہے — دینی طالبوں میں جو انسان پڑا ہے
حالت تری ہوئی ہے بری اس لئے نثار — سرکار کے اطوار سے کشمیر جلا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پنڈت پریم ناتھ بٹ ایک دیوتا

کتنا حسین تھا تانا بانا
وادی کا ماحول سہانا

رنجش کسی سے نہیں رکھتا تھا
کوئی نہ تھا اُس کا انجانا

صحبتِ یاراں کا تھا قائل
غیروں تک کو تھا اپنانا

اُن کو پڑی تھی ایسا سوچے
گولی کھا کر ہی مرجانا

خونِ تھا ارزاں یاد ہے اُسکا
دھرتی کو خوں سے نہلانا

ہندو نہ مسلم انسان تھا وہ
پریم کا مخزن روپ کا رانا

اہلِ سمجھ نے اپنی سمجھ سے
اچھوں میں اچھا گردانا

نفرت کرنے والا نہ تھا وہ
ہر دل میں تھا اُس کا ٹھکانا

ایسا مُدبّر ایسا مُقرر
ہم نے دیر سے تھا پہچانا

یاد ہے اُس کے یار کو میرا
دیواروں سے سر ٹکرانا

اُس کا وہ اخلاقِ حمیدہ
بہتر ہے اُس کو اپنانا

سیکھ لیا ہے نثارِ سُخنور
دیش کی خاطر جان گنوانا

27.12.89

غزل

خونِ آدم اسقدر ارزاں کس نے کردیا
گھر کے ہر اک بندے کو مہمان کس نے کردیا

مَیں نے تاریخی نوعیت سے کہا جو کچھ کہا
حق کی ہر اک بات کا بُہتان کس نے کردیا

مستیٔ فاقہ کشی میں کچھ نہیں آتا نظر
میرے حق میں آج سے رمضان کس نے کردیا

زندگی میں ایک لمحے کے لیۓ حیراں نہ تھا
اسلیۓ حیران ہوں حیران کس نے کردیا

مَیں کسی ماحول میں گھبرا نہیں پایا نثار
پھر یہ میرے دل میں یہ ہیجان کس نے کردیا

شعر

ایک وہ ہیں کہ ترکیب سے غم دیتے رہے
ایک ہم ہیں کہ ترتیب سے غم سہتے رہے

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غارتگرِ کشمیر سے

خون بھارت کے لئے اپنا بُرا — دیدیا کس نے ہمیں اُلٹا صلہ
تم نے بندوقیں اُٹھا کر کیا کیا — بھائی بندوں کو مٹا کر رکھ دیا
کیا ہوا حاصل ذرا یہ تو بتا — گھر اُجاڑا اور پھر ہنستا رہا
تم نے پاکستاں کے کہنے پر یہاں — سورگ کو دوزخ بنا کر رکھ دیا
ہر طرف کھنڈر ہی کھنڈر کر دئے — جو بچا اُسکو بھی کھنڈر کر دیا
قتل کر ڈالے ہیں تم نے کس لئے — جب کہ مارا ہو نظامِ مصطفیٰ
خانہ کعبہ کی نہ تم سے بات ہو — بے عزت مسجد کو تم نے کر دیا
تم نے مسجد کو یوں بخشا یہاں — اسلحہ پوشیدگی میں رکھ دیا
آدمی کو پیڑ کی ٹہنی سے پھر — سیب کی مانند لٹکتا ہی رکھا
جب ہزاروں گھر جلے اسکول بھی — آسماں سے تب نہیں آئی صدا
مُرتدو میری عبادت یہ نہیں — گھر جلانے کو تمہیں کس نے کہا
تم سمجھتے ہو کہ مسجد ہے بڑی — لیکن اِک اسکول ہے اُس سے بڑا
اِسلئے غارتگری اچھی لگی — خاک و خوں میں جو کہ تو غلطاں رہا
چاٹ لگی تم کو لگی اسلام کی — پھر بھی تو دیتا گیا سب کو دغا
تم نے کیا جبر سمجھ کر انسان کو — اِس طرح کا ظلم بھی زور پڑا
اسلحہ کو تم نے تکیہ جان کر — ساری شب بارود پر سویا رہا
یہ تری اسلام سے محبوبیت — ہے یہی ہرگز نہیں ہے باخدا
چونکہ یہ اسلام کی خدمت نہیں — اسلئے اسلام کا اپمان ہوا
عورتوں کو بیوگی میں ڈال کر — دختروں کو بے پدر کر چلتا بنا
کل تلک جس کو کہا تو بہن ہے — اُسکی عزت سے بھی تو کھیلا کیا
ایک اِک گھر کو تے لوٹا اسطرح — جیسے راشن کا ڈپو لٹتا ہوا
آبرو ریزی بھی کی ہے اس قدر — جیسے ہو شیطان کا جادو چلا
سیکڑوں کی کر چکے عصمت دری — آسماں شاید کہ اب گرنے لگا
خاک میں پیوند کئے انسان کئی — رہ گیا اک ناتوانی میں گدا
راست گو مسلم تھے جو سمجھے گئے — امن والے تھے جنہیں رونا پڑا

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہندوؤں کے انخلا کو دیکھ کر   مسلموں کو الاماں کہنا پڑا

یہ سرِ کشمیر کی عزت نہ تھی   اور نہ تھا اسلامیت کا بھی مدعا

راز کی کوئی نہیں ہے بات اب   دے گیا انسان کو شیطان دغا

ایک آدم کل جو تھا گھر میں مگر   آج دریا نے دیا اس کا پتہ

کون جانے کس نے مارا تھے اسے   مار کر دریا برد کیوں کر دیا

اس گلی سے اس گلی تک دوستو   خونِ ناحق بہہ گیا بہتا گیا

وہ ذلیل و خوار کیوں ہوگا نہیں   جس نے اپنی بہن کو بیچا دیا

چرس پی کر ہوش کھونے بیٹھ کر   ساری شب زندہ رہا صبح مرا

اک سزا تم کو ملے گی آخرش   جو رسولِ پاک کردیں گے عطا

میں دعا کرتا رہوں گا یہ نثار
امن واپس لاوے اے بادِ صبا

غزل

عقل کی باتیں کرنے والو اچھے نہیں ہیں طرز و ڈھنگ
تم کیا جانو اچھا کیا ہے، تم کیا جانو شرم و ننگ

عشقِ بتاں میں مرنے والو، عشقِ بتاں میں کچھ بھی نہیں
دیش کی خاطر مرنا سیکھو، کیا دیکھے ہو روپ و رنگ

تھوڑی سی بات کی خاطر، جھگڑا لگا دو مت اپنا
سوچ کے کہنا رونا پہ اپنے، رواں کرو نہ جنگ و گنگ

بلوہ کرنا میں کیا جانوں، مجھ سے بغاوت کیا ہوگی
امن کا حامی بنا ہوا ہوں، میں کیا جانوں صلح و جنگ

ان کو دوری پر رکھ لینا، وہ انسان کے دشمن ہیں
دھان کے کھیتوں میں پیدا، جو کرتے رہتے چرس و بھنگ

جبر ناحق میں خنجر دیکر، پھر بھی نہ حاصل ہوگا کچھ
وہ خنجر کس کام کا یارو، جس میں نہیں ہیں آب و رنگ

ایسی بیباک عورت دیکھی، مرنے والے کی آہ نثار
مرنے سے پہلے جو دیکھا، چہرہ بڑا تھا سوچ و دنگ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

سارا ماحول ایسا بگاڑا گیا، چاہتیں سب کی سب خاک میں مل گئیں
گھر بسانے کا انداز تھا جو غلط، محبتیں سب کی سب خاک میں مل گئیں

وہ زمانہ بڑا خوب تھا دوستو جسمیں انسان تھے دوستداری بھی تھی
ذکر کرنا ہے کیا اب گئے وقت کا، صحبتیں سب کی سب خاک میں مل گئیں

اُن کے سوچ و فکر میں فرق کچھ نہ تھا، پھر بھی اعمال انسانیت کے نہ تھے
حق و باطل میں کر نہ سکے جو فرق، رحمتیں سب کی سب خاک میں مل گئیں

پاک کے وہ درندے قبائلی ہی تھے جو نہ اسلام تک کی قدر کر سکے
وہ مظالم تھے توڑے شیاطین نے، عورتیں سب کی سب خاک میں مل گئیں

آخرش ماننے پہ وہ مجبور تھے، کیونکہ موقف صحیح تھا اسی واسطے
جسقدر اپنے سر پر دھری تھی گئیں، تہمتیں سب کی سب خاک میں مل گئیں

پاک کے مسلموں کا خدا ہے جیلن، پاک والوں کو عزت کی پروا نہیں
اُن کو بدنام ہونا تھا ہو ہی گئے، شہرتیں سب کی سب خاک میں مل گئیں

اُس نثارِ سبک سر کے سجدوں کو جب، اُس خدا نے نکارا قبولا نہیں
پھر عبادت کی چھاتی پہ خنجر چلا، برکتیں سب کی سب خاک میں مل گئیں

غزل

اے محمد مصطفےٰ میرے دو عالم کے نبی — آپ سمجھا ہیں اُنہیں قاتل بنے ہیں جو ابھی
کر چکے اپنی طرف سے ہم دعا شام و سحر — اے خدا اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے کبھی
کسطرح مظلوم لوگوں کا قتل ہوتا رہا — جو بھی کچھ دیکھا گیا، شاید نہ تھا حکم ربی
اسطرح داتا درِ ہم نے مکدر کر لیا — قاتلوں کی طرز اپنائی مگر کچھ نہ بھی
یہ بتانے کی نہیں ہے بات میرے ساتھیو! — مصلحت درپیش تھی گھر چھوڑ کر نکلے تبھی
خونچکاں نظروں کے پیچھے خشمگیں انداز تھا — نفرت و نیت کے کارن شعبدہ اسکی دبی
تنگ ہوا جب قافیہ دہشت سے جن کا اے نثار
تب تلاشِ معاش میں نکلے گھروں سے وہ سبھی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

ہر کسی کو ہم بتا کے رکھ دیا
قتل سے پہلے جتا کے رکھ دیا

کتنی ماؤں کو رلا کے رکھ دیا
فرشِ خاراں پر بٹھا کے رکھ دیا

آتشی ماحول نے کشمیر میں
ہر کسی کا دل بجھا کے رکھ دیا

جس کسی عورت کو دیکھا بھی کہیں
خون سے اس کو نہا کے رکھ دیا

ہر ہندو گھر کے ہر اک بندے کو واں
موت کا ساتھی بنا کے رکھ دیا

مسلمانوں کو بھی نہ بخشا گیا
کتنوں کو زندہ جلا کے رکھ دیا

ہاتھ پاؤں کاٹنے کے بعد بھی
کتنوں کا سر کٹا کے رکھ دیا

مسجدوں کی خیر کیا ہوتی وہاں
مندروں تک کو مٹا کے رکھ دیا

اب کہاں ڈھونڈے کوئی اپنا وہ گھر
سب مکانوں کو جلا کے رکھ دیا

جس کسی گھر میں تھا بندہ کوئی
گھر کا نقشہ ہی مٹا کے رکھ دیا

جن کا اغوا کر لیا پہلے کہیں
مار کر ان کو سڑا کے رکھ دیا

دشمنوں کے گھر کو کیا دیکھے کوئی
اسلحے سے گھر سجا کے رکھ دیا

چاہے عورت ذات تھی یا مرد تھا
دونوں کو نیچا دکھا کے رکھ دیا

سکتۂ غارتگری ایسا چلا
دین و دنیا کو بھلا کے رکھ دیا

امن کا وہ دور کب آئے نثار
ہم نے اپنا دل بچھا کے رکھ دیا

18.11.90

غزل

بٹ گئے سب گھر کے بندے بٹ گئے
جو بھی کچھ تھا چھوڑ کر وہ چل دیے

زندگی سے تنگ آ کر اس لیے
زہر کے کتنے گھونٹ ہم نے پیے

اپنے گھر میں آج قبریں کھود کر
مر گئے لیکن دفن گھر میں ہوئے

جن کا ایماں تھا یقیں پختہ کبھی
رنگ بدلتے جا رہے ہیں نت نئے

وہ کفایت شعار ہی کہلائے گا
چیتھڑوں سے جو کفن اپنا سیے

زندگی میں لطف کیا وہ پائے گا
دوسروں کو جو دغا دے کر جیے

آج شمشانوں میں سناٹا ہے کیوں
کس نے رکھے ہیں یہاں جلتے دیے

دس مہینوں کی عبادت رد ہوئی
گیارہویں میں زہر پی کر مر گئے

وہ بھی تو سخت جان نکلے نثار
اپنی جانب سے جنہیں گھبا گئے

9.11.90

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شکلِ انسانی میں حیواں بے خطر گھوما کئے
رہزنوں کو رہبروں کے بھیس میں دیکھا کئے

کہہ گئے غارتگری کو جو شریعت کا حکم
مذہبوں کے ہی حوالے سے اُنہیں سمجھا کئے

وہ تو پاکستان میں جا کر بنے ہیں چھچھل
جو کہ شیطانوں کی صورت میں ڈھلے لوٹا کئے

خونِ آدم دیکھ کر گرتا ہُوا کشمیر میں
کتنے سادہ لوگ تھے کہ جن کے دل ٹوٹا کئے

کتنے لوگوں کو گھروں سے اس طرح بے گھر کیا
گھر سے باہر جاتے جاتے وہ سبھی سہما کئے

وہ ہزاروں لوگ جو کشمیر میں مارے گئے
وہ محبانِ وطن تھے جن کو ہم کھویا کئے

جن پہ تکیہ کر چکے تھے مدتوں سے وہ مگر
دن کو جو دیکھا کئے وہ رات کو لوٹا کئے

وہ جو آتنک واد کے حامی رہے کشمیر میں
مقبروں میں اُن کے گھر والے انھیں ڈھونڈا کئے

جانتے تھے وہ کہ گولی سے اُڑایا جائیگا
مشیّت کی گود میں مدت سے جو پالا کئے

جو تمیزِ نیک و بد کرنے سے ہیں عاری رہے
حق و باطل کو نہ ہرگز وہ کبھی پرکھا کئے

انتظامی دخل میں جب بے ظرف لائے گئے
وہ سبھی بن کر کٹر وادی ہمیں کوسا کئے

اُن کے ہر اک قول کو مہمل جو ٹھہرایا گیا
وہ سبھی بد خُلق ہوئے ہڑتال کا سوچا کئے

ایسے کچھ افسر ہیں جو توہین کا باعث بنے
دفعتاً سرکار سے وہ سب کے سب اینٹھا کئے

نرم رو سرکار اُن کو درگزر کرتی رہی
وہ سمجھتے رہ گئے کہ ہم ہی ہم اچھا کئے

قتل کی کرتا مذمت ایک بھی ایسا نہیں
اُونچے عہدوں پر وہ بیٹھے رات دن اونگھا کئے

اُن کی ہر اک بات کو بے جا ہی ٹھہرانا پڑا
قتلِ انسانی پہ اب تک جو نہ کچھ بولا کئے

نیک چلنی کا جنہیں دعویٰ رہا کشمیر میں
جھوٹ موٹ ان کو اپنی چھاتیاں پیٹا کئے

مدتوں کا بھائی چارہ ختم ہوتا دیکھ کر
لوگ اِس غم میں برابر رات دن رویا کئے

اے نثارِ نیک سیرت آپ کی حالت ہے کیا
آپ ختمِ رسلؐ پر ایمان جو لایا کیئے

شعر

کبھی جو آبادِ صبح گاہی مزاج پوچھیں تو عرض کرنا
تمہارے مریض سے ملنے والا ہم دو عالم سے بے خبر ہے۔

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اِس طرح دِکھلائے گا آپ کی پہچان کو — کچھ بھی کر لینا مگر کھونا نہ اپنی آن کو

قتل و غارت کو روا جس نے رکھا کشمیر میں — الگ کر کے رکھ دیا انسان کو حیوان کو

اُن سبھی کے واسطے جنت میں جگہیں وقف ہیں — روزے رکھ کر خوش کیا کرتے ہیں جو رمضان کو

وہ سمجھتے ہیں کہ مجھ پہ اُنکے احساں ہیں بہت — اُنگلیوں پر گن لیا اُن کے ہر احسان کو

زندگی اپنی سپھل کرنے کو وہ بیٹھے تو ہیں — سن لیا کرتے ہیں جو بھگوان کے گُن گان کو

وہ حقیقت میں وفادارِ زمانہ ہیں نہیں — جو ملامت بھیجتے ہیں مُلک کے خاقان کو

جس دُوکاں پر بیٹھ کر دُشنامیاں حاصل ہو گیا — آگ لگ جائے سراپا اُس بری دوکان کو

اُن کے آنے تک برابر منتظر بیٹھوں گا میں — میں نظر انداز کر سکتا ہوں امکان کو

دوسری جانب تو دیکھیں وادی بحران ہے — اسلئے محفوظ رکھنا دین کو ایمان کو

یہ ہمارے ہی غلط اعمال کا کچھ عکس ہے — دوش دیتا ہے عبث اللہ کو دہقان کو

یہ مرا بھی ہے عقیدہ اے نثارِ دل حزیں
دَورِ حاضر میں کٹھن ہے زندگی انسان کو

آہ! میر واعظ مولوی محمد فاروق

الاماں نسلِ آدم کی شیطانیت — جس سے کھا کے گئی چوٹ وحدانیت

قتلِ واعظ ہی ہے قتلِ انسانیت — دینِ اسلام کی ہے یہ پامالیت

کن شیاطین نے ختم کر کے رکھی — حُسنِ اخلاق کے ساتھ اسلامیت

میر واعظ بھی تھے اور تھے مولوی — جن کو ورثے میں ملی پائی تھی شخصیت

قتل کر کے گئے روزِ روشن میں جو — حشر تک ہو گئی اُن کی رسوائیت

جن درندوں نے اُن کا قتل کر دیا — اُن کی باقی نہیں رہ گئی فوقیت

وہ اخوت کا حامی نثارِ حزیں
کہہ گیا ہے بچانے کو کشمیریت

شعر

دردِ جگر یوں دینے والو، دردِ جگر کی قیمت کیا
دردِ جگر کی قیمت تب ہے، دردِ جگر جب دیدو نا۔

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آہ! بالکرشن ہندو ایڈووکیٹ

کل یہاں پر حادثہ کہ نذر جو ہو کر رہا — اُسکو غارتگر نے کیا مارا یہاں خود مر گیا
گل ہوا بادِ مخالف کے سبب وہ گل ہوا — وہ اخوت کا شہنشاہ وہ امامت کا دیا
کس طرح بھولے کوئی اُسکی جوانی کا اثر — جس نے اپنی ہی جوانی سے بڑا دھوکا کیا
نام جس کا بالکرشن ذات جسکی تھی ہندو — وہ سراپا عقل و دانش کے لیے جیتا رہا
قتلِ باطل کے لیئے جو تیز تھا طرار تھا — وہ سیانا تھا مدبر تھا کوئی احمق نہ تھا
ایک لشکر سے زیادہ اُسکے جسم و جان تھے — جس کا چرچا شہر میں ہر گام میں ہوتا رہا
عمر بھر روتا رکھے گا ہم کو اُس کا بانکپن — وہ جو کل داغِ جدائی دے کے ہم کو چل دیا
جس نے اپنی زندگی خدمتِ انسان کر دی — وہ جواں سالی میں اپنی زندگی کھویا کیا
صاف گو تھا اسلیئے تھی قدر و قیمت بھی بڑی — وہ نہ چالاکی کا حامل اور رکھتا تھا تیاگ
کون بھولے گا اُسے تو دیش بھگتی کے لیئے — وہ کہ جس نے جاتی کی خاطر ہلاہل کل پیا
امتیازِ ما و تو کو جس نے اپنایا نہیں — وہ دلِ آئینہ رکھتا تھا نہ تھی اُس میں ریا
مر گیا احسان ہندو آسیہ گیا مجھکو جو وہ — کچھ آنو کیے قافیے لکھنے کو مجھ کو مرثیہ
دھرم و دیں کا وہ پجاری جو کہ تھا محبِ وطن — عقلِ انسانی کا جس میں نور کا انبار تھا
اکبر و اصغر کی خدمت جس کا تھا دین و ایماں — وہ غریبانِ وطن کی چاکری کرتا رہا
مر تو جاؤں گا میں کل ہی اُسکے پیچھے دوستو — اُس عزیزِ من کے پیچھے جو فقط کل تک جیا

ناز برداری کے لائق کیوں نہ ہوتا وہ نثار
وہ عزیزِ دیش تھا اور وہ مکمل شخص تھا

15/9/6
ط بخش

شعر

میرے گھر کی آج بھی ناگفتہ بہ حالت سہی
آپ پھر بھی غیر کے گھر میں نہ جایا کیجیے

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

) Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

باخدا کوئی نکلا نہیں باوفا

آگ پھولوں کو لگی چمن جل گیا، ایسا مادہ رکھا تھا کہیں پر چھپا
آج تک جو بھی مالی چمن کا بنا، باخدا کوئی بھی نکلا نہیں باوفا
آدمی کے ہی خون سے زمیں رنگ گئی، دیکھتے دیکھتے ہی سرخ ہو گئی
جب کہ سورج کا اپنا دیا بجھ گیا، خون سا آسماں سے ٹپکنے لگا
ٹکڑے ٹکڑے پڑے لوگ دیکھے گئے، وہ جو مجبور میت سے تڑپتے ہوئے
خون بھی پھر زمیں سے ابلنے لگا، اس میں سرد و گرم کا نہ تھا سلسلہ
چاروں اطراف روحیں تڑپتی رہیں، ان شہیدوں کے غم میں بلکتی رہیں
خونِ آدم زمیں پر تھا بکھرا پڑا، چاہے پنجاب میں چاہے کشمیر کا
کتنے گھر نیست و نابود کر کے رکھے، ہڈیاں اپنے اجداد کی لے گئے
کتنے معصوم لوگوں کو بھونا گیا، کتنی ماؤں و بہنوں کا سر بھی کٹا
کتنے مقتول دریا برد کر دیے، پھر ٹھکانے بھی سب لاپتہ کر دیے
آٹھ سو ہندو مسلم ہوئے لاپتہ، جن کا نام و نشان آج تک نہ ملا
لوگ بھاگے بھگائے گئے چار سو، ایسے حالات پیدا کیے کو بہ کو
ہم نے سہ لاکھ ہندوؤں کو دیکھا گیا، اتنے ہی غیر ہندوؤں کو دیکھا گیا
وہ جواں کوئی انساں نہ تھے مسلماں، جن کی نظریں ہمیشہ ہی تھیں خونچکاں
سینکڑوں کو تو پھانسی پہ لٹکا دیا، سینکڑوں کو بھی چھلنی بنا کر رکھا
گھر گرہستی کو لوٹا تو کچھ خیر تھی، لڑکیوں کی بھی عصمت لٹا کر رکھی
اور ہر گھر میں کھانا تناول کیا، نوکِ بندوق پر اُن سے روپیہ لیا
واں ہزاروں مدارس جلائے گئے، سینکڑوں تھے دفاتر جو ڈھائے گئے
غیر مسلم لوگوں کا صفایا ہوا، اور سامان ہر گھر کا لوٹا گیا
جب ہزاروں مکاں ہندوؤں کے جلے، اور اسٹور شرط خاک ہو کر رہے
تب بھی بے حیاؤں کا منہ کھل گیا، اور سرکار نے ڈیڑھ سو تک کہا
پھر نثارِ حزیں دل شکستہ ہوا، دیکھا جب وہ بازار میں واویلا
پھر بہانے سے اس نے ایسا کہا، زہر کھانے کا مطلب نہ ہوئے خطا۔

6/12/91

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

بٹہ اسلام تک کو لگایا گیا

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماؤں بہنوں کو کتنا رلایا گیا   آتشِ غم میں اُن کو جلایا گیا
بے گناہوں کو گھر سے بلایا گیا   ناحق کا لے کے ٹھنڈا بنایا گیا
مقبروں میں جنہیں پھر بسایا گیا   راہ میں اُن کو پہلے سلایا گیا
کتنی جانیں وہاں نذرِ شمشاں ہوئیں   اُنگلیوں پہ نہ جن کو گنایا گیا
سارا ادبا و فضلا و بلغا کا واں   بے سبب خونِ ناحق بہایا گیا
مذہبی لیڈروں کو بھی بخشا نہیں   ایک پہ شمکزنی میں مٹایا گیا
قاتلوں کے بھی کرتب تو دیکھیں ذرا   کچھ کو کاٹا گلا بھی دبایا گیا
در جنوں ایسے استاد تھے دوستو   جن کو شعلوں کے گھر میں جلایا گیا
بہن بیٹی کی عصمت سے کھلواڑ کر   اُن کو آرے کی زد میں چیرایا گیا
ایک بھائی نے دوجے کا سر کاٹ کر   رہبروں کا کھلونا بنایا گیا
آج کشمیر کا دل جلا ہے مگر   فیضانِ وطن سے بچایا گیا
ورنہ تقدیر میں تھا ہر کچھ مگر   دوستوں کی مہر سے ہٹایا گیا
پاک سے غیر اسلامیت سیکھ کر   بٹہ اسلام تک کو لگایا گیا
بے خطا بے وسیلوں کے سر کاٹ کر   مسلموں پہ یہ احساں جتایا گیا
نذرِ شدت پسندی ہوئے سیکڑوں   سیکڑوں کو گھروں میں جلایا گیا
سر اُٹھایا یزیدوں نے کشمیر میں   حق کو باطل سے بے حد دبایا گیا
یہ بزرگوں کے شایانِ شاں ہی نہ تھا   حق پرستوں کا گلا کٹایا گیا
جس نے آواز انساں ہونے کی دی   نام اُس کا جہاں سے مٹایا گیا
قتلِ ہندو ہو یہ حکمِ اسلام ہے   مسجدوں سے یہی کچھ سنایا گیا
روتے روتے نہ جانے میں کتنا چلا   اور جب رک گیا تو چلایا گیا

وہ نثارِ حزیں آج بچ تو گیا
کل ہی سن لوگے اُس کو مٹایا گیا

شعر

مجھے اب مرنے جینے سے نہیں ہے واسطہ ہمدم
بقدر ساحانِ رسوائی سر بازار می رقصم

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

قتل و غارت کا گرم بازار ہے کشمیر میں
قاتلوں کی دراصل سرکار ہے کشمیر میں

دلکش درو ہی جو بھی ہے سردار ہے کشمیر میں
وحشت و دہشت کا ہی اقرار ہے کشمیر میں

ہر طرف تشکر بنا زردار ہے کشمیر میں
بیشتر کا گھٹ گیا کردار ہے کشمیر میں

ایک بھولی یاد ہے جنت کبھی کشمیر تھا
اب تو ہر اک کے لئے آزار ہے کشمیر میں

یہ بھی کچھ کچھ ٹھیک ہے انسانیت ہے کالعدم
خوئے انسانی کی کچھ مقدار ہے کشمیر میں

زندگی ٹھپ کام ٹھپ ہے اور سرتری بھی ٹھپ
امن کا حامی بڑا بیکار ہے کشمیر میں

کون جانے کس کا ماتم ہو رہا ہے چار سو
زیر پر انسان کی منقار[۱] ہے کشمیر میں

اب نہ بھولے سے کوئی تفریح اس جا کی کرے
خونِ آدم کے لئے اصرار ہے کشمیر میں

بھائی بھائی کا ملن اک بات تھی اب تو یہاں
دو دلوں کے درمیاں دیوار ہے کشمیر میں

روشنی کے دیوتا سارے کے سارے مر گئے
جس طرف دیکھا گیا اندھیار ہے کشمیر میں

عافیت چاہو بھی تم ہو گا یہاں کچھ بھی نثار
غم میں ڈوبا ہر بشر بیمار ہے کشمیر میں ۔

۱ منقار یعنی چونچ

غزل

سڑک سڑک پر کشت و خوں ہے، سڑک سڑک پر دو رگھٹنا
پگڈنڈی ہے نیم کشادہ، پگڈنڈی پر کیا چلنا

گلی گلی کی حالت دیکھو، گلی گلی سی اُکھڑی ہے
کوچہ کوچہ چپہ چپہ گندا ہو تو کیا بسنا

نالی ٹوٹی، نلکہ ٹوٹا، جو بھی دیکھو ٹوٹا ہے
گھر گھر میں ہے ماتم ان کا، ایسے حال میں کیا کرنا

بجلی گم اور نور بھی گم ہے، انساں بھی رہتا ہے گم
یہ سناٹا کس کو بھائے، اس ماحول میں کیا جینا

محلہ گام شہر اور قصبہ، سب کے سب ہیں افسردہ
پڑ جائے گا اس صورت میں، نثار حزیں دل کو بھرنا ؎

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

پھر صبر نے آدم کو یہاں چھوڑا گیا بھبتا بھبتا

کچھ دن پہلے ہم کو لگا تھا رہے گا یہ جلتا جلتا

مسلم ہونا پاپ نہیں ہے لیکن یہ کشمیر کے مسلم

پہنے ہوئے ہیں دیکھو اِن کو سٹیلا نوسا جامہ جامہ

سلگائی ہے آگ جفا کی ہلکائی ہے بھڑکائی ہے

اِن کے کارن سا بھا گلشن لگنے لگا ہے اُجڑا اُجڑا

ابنِ آدم عنقا ہوا سا جاتا ہے کشمیر میں یارو

خونِ آدم ہر اک جگہ پر گرا پڑا ہے توبہ توبہ

ماں بہنوں کے قتل کے پیچھے والد بیٹے قتل ہوئے

اُجلا تھا اسلام کا پرچم اُسکو کیا ہے میلا میلا

وحشت وحشت دہشت دہشت ایسا ہے ماحول یہاں کا

گلشن کی کوئی بات نہیں اب جدھر بھی دیکھو صحرا صحرا

اپنے ابّا اور ماں بھائی کو پھانسی پر لٹکا کے دیکھا

عصمت دری کی گلا دبایا خون کیا تھا ٹھنڈا ٹھنڈا

نبی مکرم سر پر ہمارے جان سے ہم کو ہیں وہ پیارے

رام کرشن کے ہم دلدادہ کبھی نہ دیکھا ناغہ ناغہ

خون کے رشتے توڑے گئے سب تم نے نہیں سمجھا ہے نشاّر

اپنا اثاثہ جو کچھ بھی تھا ہم نے یہیں پر کھویا کھویا

شعر

تم سراپا باخدا ہو اے نشاّر نیک خو

دہریے ہوتے ہیں وہ جن کا نہیں ہوتا خدا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

) Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

چار جانب یہی سُن پاتے ہیں لوگ [illegible] ہوئے جا رہے ہیں
Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دیش کی دُردشا دیکھنے سے سارے مضطر ہوئے جا رہے ہیں

خونِ دھرتی پہ اتنا گرا ہے کپکپی لگ رہی ہے سبھی کو
کھیت جتنے ہیں دیکھو ہمارے کل سے بنجر ہوئے جا رہے ہیں

دوستی کا جو حق تھا نبھایا اُن سے جو دوستی کے تھے قائل
دوستداری سے منکر ہوئے ہیں اور دیگر ہوئے جا رہے ہیں

جن کی فطرت میں ٹھنڈک تھی اکثر اور اخلاق بھی تھا حمیدہ
آگ سے جن کو نسبت نہیں تھی، وہ بھی اخگر ہوئے جا رہے ہیں

وقت نے رُخ بدل کر دکھایا، وقت کا ہے نہیں کوئی ساتھی
کل تلک جو بھی اکبر تھے یارو، آج اصغر ہوئے جا رہے ہیں

زندگی بھر کرشمے کئے تھے اور سکہ بٹھایا تھا اپنا
منقلب کچھ ہوائیں چلی ہیں جن سے احقر ہوئے جا رہے ہیں

سچ کو سننا گوارا نہیں ہے، اُن کی باطل پرستی کے کارن
حق کی باتیں سناتے ہیں جن کو، وہ بھی احمر ہوئے جا رہے ہیں

بے کسی کسمپرسی کی حالت، پیٹ خالی بدن بھی ہے ننگا
سُرخیاں لالیاں ختم ہو کر وہ تو جعفر ہوئے جا رہے ہیں

دوش اُن کا نہیں کوئی یارو، وقت کی برکتوں کا سبب ہے
کام کے کاج کے جو نہیں ہیں، ہم سے بہتر ہوئے جا رہے ہیں

کیسے بنتے شرابی نہ وہ سب، جن کو بیکار میں مل رہی تھی
وہ سبھی جن کی حالت تھی پتلی، وہ بھی اجگر ہوئے جا رہے ہیں

آج کے افسروں کو تو دیکھو، خون جیسے نہیں ہے بدن میں
وہ تو فریاد سننے سے پہلے خود ہی پتھر ہوئے جا رہے ہیں

اس قدر ڈھیل سرکار نے دی، گویا سرکار مدفون ہوئی تھی
امن و قانون کی برہمی سے لوگ خود سر ہوئے جا رہے ہیں

آبشار اُن کی حالت نہ پوچھو، جن کو مدت سے دیکھا نہیں ہے
جن کو دیکھا ہے ہم نے قریں سے، وہ بھی بے گھر ہوئے جا رہے ہیں

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gr

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

) Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

اب نہ ہوگا حشر کا دن [illegible] جائے گا زور
Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

لا چکا ہوں اسلئے اُس دن کا نقشہ زیر غور
آجکل کشمیر میں ان کے سوا کچھ بھی نہیں

وحشتوں کا دور دورہ، رہزنی کا زور و شور
رحمتیں ہیں کالعدم اور زحمتیں ہیں پیش پیش

ایسے عالم کی کہاں تک ہم پکڑ سکتے ہیں ڈور
چار سُو ہے کشمکش اور چار سُو ہے جستجو

ایک دن اِن سے نپٹنا ہی پڑے گا بہر طور
بے بسی بیگانگی، پژمردگی اور بیکسی

دیش کی خاطر پڑے گا اِن کو کرنا زیر گور !
خواہ مخواہ کی اُلجھنیں اور خواہ مخواہ کی کلفتیں

کیا بتائیں کتنے اب تک سہہ چکے ہیں ظلم و جور
آشتی مرحم ختم انصاف اور یاری ختم

ایسا لگتا ہے کہ اِن کو لے اُڑا ہے کوئی چور
ہر طرف مایوسیاں ناکامیاں بربادیاں

موت منڈلاتی ہے ایسے جس طرح ناچے ہے مور
روشنی پائی ہیں گم اور عقل انسانی بھی گم

اے نثارِ بے نوا کہلاتا ہے عالم کا یہ دور

آہ! مولانا محمد سعید مسعودی

امن کا اک دیوتا یوں درمیاں سے ہٹ گیا
ذہن و دل میں جیسے اک حصّہ بدن کا کٹ گیا

میرے سُو کے کہساروں پر رواں ہیں وادیاں
آج دُنیائے سیاست کا ستارہ گھٹ گیا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gr

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

[illegible] دنیا ہو گئی تیار ہے
اور کہہ سکتا ہوں کچھ یہ بڑا اسرار ہے

یہ زمانے کے بدلنے کا سبب ہے اس لئے
دورِ نازیبا میں لگتا دوست بھی اغیار ہے

محکمہ منتری نے کہا جلسہ میں کل کشمیر میں
ملک کی خاطر مروں گا قول ہے اقرار ہے

جو بڑا سنجیدہ لگتا تھا ہمیں محفل میں کل
وہ حقیقت میں بڑا ہی تیز ہے طرار ہے

ورنہ میری کس طرح ہوتی عیادت دوستو
میرے بارے میں جو تم نے سن لیا بیمار ہے

وہ محبانِ وطن کی انجمن بھی خوب ہے
جو کبھی جرار ہے، سالار ہے، احرار ہے

کیوں نہ ہم دن بھر پریشاں حال رہ جائیں نثار
احمقوں کا ہر صبح ہوتا ہمیں دیدار ہے

غزل

جو پریشان رہ کر بھی کچھ کر گئے — حکم ربی سے وہ سب کے سب تر گئے
جو گھروں سے نکل کر کبھی آئے تھے — گھر کو واپس گئے اور سبھی مر گئے
گھر کا نقشہ بدلنے کا تھا عزم ہی — یہ بڑا دکھ ہے گھر کے سبھی ڈر گئے
اُن سبھی کو شہادت کا رتبہ ملا — جنگجوؤں کی قتالت سے جو مر گئے
ہم کو بے حال ہونا تھا ہو کر رہے — گولیاں اس قدر چل گئیں ڈر گئے
بے تحاشہ میں رو لوں گا کشمیر میں — کتنی ہمشیرگاں کے وہاں ور گئے

اے نثارِ غزل خواں جو مرنا نہ تھا
اپنے ہاتھوں سے کیوں کاٹ کر سر گئے

ھ
شوہرہ پی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ٹوٹ پڑا ہو ایک قدرت ہے کوئی نہ پرساں کوئی نہ والی

گھر کو چھوڑے دیر ہوئی ہے، ہاتھ ہیں دونوں اپنے خالی

گھر گھر اُجڑا گھر گھر بکھرا، سڑکوں پر ڈھیر ہیں ڈالے

ہر گھر میں ماتم سا پڑا ہے، وہ کیا خاک منائیں دِوالی

بدنامی کا ٹیک دیا ہے، دین کو تم نے اے نادانو

مذہب کی توہین کرو ہند، مذہب نہیں ہوتا ہے جعلی

ابھی گزشتہ پانچ برس سے، وادی میں آتنک پہنچا

سرکاروں نے آنکھ بچائی، اندھیرے میں نظر نہ ڈالی

گھر سے نکل کر واپس جانا ممکن نہ ہوگا مجھ سے نثار

اتنا بوجھ غموں کا لئے ہوں، ٹوٹے نہ جیون کی ڈالی

غزل

شریفوں کا گزر کشمیر میں اب ہو نہیں سکتا
کوئی بھی با اثر کشمیر میں اب ہو نہیں سکتا

سکوں کی بات کرتے ہو مگر سوچا بھی ہے تم نے
سکوں آنکھوں بھر کشمیر میں اب ہو نہیں سکتا

یہی اُن کی تمنا تھی یہی اُن کا تماشہ تھا
کوئی بھی خوش نظر کشمیر میں اب ہو نہیں سکتا

قتل کی وحشتوں سے اک تہہ جمی ہے ہر طرف دیکھو
اَمن کا بھی شجر کشمیر میں اب ہو نہیں سکتا

نثارِ بے نوا بے گھر ہوا ہوں اس طرح سے میں
کوئی اپنا شہر کشمیر میں اب ہو نہیں سکتا۔

شعر

اپنے بُرے کی بات ہی اُن اَن بھلے کی بات ہے
یہ آنکھ اور کان کے ہی فاصلے کی بات ہے۔

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

مر گئے گھر کے سبھی لیکن کوئی گریاں نہ تھا
سڑک پر مردے جلائے گیا کہیں شمشان نہ تھا

جس کے بارے میں ہمیں معلوم تھا کچھ بھی نہیں
دوست تھا احمق نہ تھا ہمدرد تھا انجان نہ تھا

اس طرح میں گر پڑا بکھرا ہوا سا رہ گیا
کچھ حرارت جسم میں تھی کیونکہ میں بے جان نہ تھا

بھوک تھی افلاس تھا روزی نہ تھی روٹی نہیں
مفلسی میں رکھتے روزے مگر رمضان نہ تھا

بھنگ لہراتی رہی تھی منچلے کے کھیت میں
زہر بویا زہر کاٹا باوصف دہقان نہ تھا

قومی یکجہتی کی خاطر دلی کے دربار میں
ایک کونسل تھی کہ جس میں ایک بھی انسان نہ تھا

آپ کرنے کو عیادت آ بھی سکتے تھے مگر
آپ کے پیروں میں کوئی گر پڑا زولان نہ تھا

وہ تو ماضی کی تلخ یادوں کی اک غماز تھی
جس حویلی میں مرا کوئی بھی اک پرسان نہ تھا

حادثہ اتنا بڑا تھا موت کی دہلیز پر
کیوں نہ مر جاتا کہ جب میرا کوئی درمان نہ تھا

پھر بھی میرا گھر اجڑ کر رہ گیا کشمیر میں
تند تھی کچھ ہوا نئی نوح کا طوفان نہ تھا

جس وقت کشمیر میں بندوق داخل ہو گئی
کوئی لیکن اس وقت کشمیر میں سلطان نہ تھا

کل جسے دیکھا گیا تھا وہ مرا کوئی نہ تھا
پھاند کر دیوار گھر میں آ گیا مہمان نہ تھا

راز میں رکھنا کٹھن ہے اس لئے کہہ دوں نثار
جس میں تم پہنچے وہی گھر تھا ترا زندان نہ تھا۔

تحسین

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

قوم کو دشمنوں کے سپرد [illegible] [illegible] کر گئے
Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu
معاشرے کی تباہی کا کارن بنے، کون جانے ہمیں کیوں رلا کر گئے

وہ سگے تھے ہمارے کہاں دوستو، اُن کی فطرت عدو دین کی عکاسی تھی
گاؤں کے گاؤں جن سے اُجاڑے گئے، موت کی نیند سب کو سلا کر گئے

وہ پیمبر تھے وہ نور کے دیوتا، اُن کے بارہ میں پڑھ کر عمل تو کرو
رام کی بات ہے اور ہے شام کی، دونوں کا جو بھی حق تھا نبھا کر گئے

آپ کہتے رہے ہم بھی سنتے رہے، درمیاں میں مگر آپ روتے رہے
ایسا لگتا تھا حالات اچھے نہ تھے، جو ہمیں آپ دکھڑا سنا کر گئے

اپنا احساس جاگا تھا کچھ اسقدر، ہوش تک اپنے اُڑنے نہ پائے کبھی
عقل و دانش سے عاری وہی لوگ تھے، بھائی کو بھائی سے جو جدا کر گئے

وہ غلط لوگ تھے جن سے ملت رکھی، آپ سے ہی ہمیں یہ پتہ چل گیا
وہ تو یاری کے قابل نہیں تھے مگر، ہم ہی اُن پر کچھ احسان جتا کر گئے

پھر نثار حزیں دل نے رونا کیا، مُرتعش داستاں سے متاثر ہوا
کوئی ہمت کرے اُن سے پوچھے ذرا، کل ہمیں کیا وہ گھر پر بتا کر گئے

غزل

تیرگی بڑھنے سے بدحالی ہوئی کشمیر میں
کچھ نہیں باقی رہا کشمیر کی تقدیر میں

جن سے اللہ کے خلائق بے وجہ مارے گئے
حشر کے دن پیش ہونگے وہ بھی زنجیر میں

اس وجہ سے کر نہیں سکتے ملامت آپ کی
ہے نہیں کچھ بھی وزن اس آپ کی تشہیر میں

ورنہ جو کچھ سن لیا اچھا لگا بہتر لگا
ایک ہی بار ہے ملامت لفظ کی تفسیر میں

عقل پر پتھر پڑے تھے اسلئے دیکھا نہ کچھ
پتھروں کے بعد باقی کیا رہا تقدیر میں

رہ گیا کٹنے سے سر میرا تری شمشیر سے
زنگ جیسے لگ چکا تھا آپ کی شمشیر میں

کیا سمجھ کر آگئے تھے آپ اس اجلاس میں
جان ڈالی ہی نہیں تھی آپ نے تقریر میں

ڈالتے رہیے ہر سر پر یہ پانی اے نثار
موت کے آثار واضح ہیں نہیں کشمیر میں

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

۶/۹۱

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

کھیل کھلونا اُن کی سیاست، جو ہیں سیاست سے کچھ دور
کیسے بنے ہیں آج سخی وہ، جو ہیں سخاوت سے کچھ دور

کتنی مسافت طے کر لی ہے، کتنی گرد ہم نے کھا لی
ایسی جگہ پہ پہنچ چکے ہیں، جو ہے قیامت سے کچھ دور

جن کو ہم نے ہمدردوں کی صف میں شامل کر کے رکھا
اُن کا وطیرہ اُن کا چلن بھی نکلا شرافت سے کچھ دور

چوٹ لگی تھی اندر سے جو گہری بھی تھی اسی لئے
بسمل نے جو بھی تھا سنایا، وہ تھا کراہت سے کچھ دور

ہم نے چاروں طرف بھی دیکھا، لاش نہ مل پائی ہم کو
کل جو اغوا گھر سے ہوا ہے، وہ ہے ہلاکت سے کچھ دور

جلسہ میں تعداد بڑی تھی، رونق جلسہ کچھ بھی نہ تھی
وہ بھی کوئی جلسہ ہوا، جو ہو گا نظامت سے کچھ دور

جن کے گھر میں نقلی تھا ماتم، ہم نے کیا معلوم نثار
مرا ہی ہے اُن کا کوئی، وہ ہیں ندامت سے کچھ دور

۶/۹۱

غزل

مضطرب بیٹھے ہوئے ہیں آج کل انسان سب
آدمی اطوار سے ہونے لگے حیوان سب

حق کی باتوں سے گریزاں دیکھ کر کہنا پڑا
بیچ کر بیٹھے ہوئے لگتے ہیں وہ ایمان سب

رو چکے اُن بے ضمیروں کے لئے بس رو چکے
توڑ کر چلتے بنے جو وعدہ و پیمان سب

وہ نشانے کے نہ تھے پکے، خطا ہو کر گئے
جتنے بھی اُن سے چلائے جا چکے پیکان سب

یہ مسافر خانہ جو کل تک رہا مہماں نواز
آج کس جانب گئے ہیں کیا کہ وہ مہمان سب

ہر طرف دہشت و وحشت کے ہی کارنامے نثار
ایک دن آباد ہوں گے دیش کے شمشان سب

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اس طرح مرنا پڑے گا ہم کو کیا معلوم تھا
جسم تنگ گھر میں سڑے گا ہم کو کیا معلوم تھا

وہ جسے گھر سے نکلنا تک گوارا تھا نہیں
دو قدم آگے بڑھے گا ہم کو کیا معلوم تھا

ساتھ چلنے کو جسے راضی کیا تھا وہ مگر
راستے میں ہی اڑے گا ہم کو کیا معلوم تھا

اپنی نظروں میں ہمیشہ جو بڑا منحوس تھا
پھول منہ سے وہ جھڑے گا ہم کو کیا معلوم تھا

وہ جسے بچپن سے ہی ہم نے پرایا مان لیا
آخرش سر پر چڑھے گا ہم کو کیا معلوم تھا

اس کی کچھ کچھ بدخواہی سمجھ میں آتی تو تھی
لیکن وہ ہم سے لڑے گا ہم کو کیا معلوم تھا

وہ ہمیں بدنام کرنے کو یہاں تک جائیگا
غلط افسانے گھڑے گا ہم کو کیا معلوم تھا

وہ نثارِ دل شکن کی بات اچھی تھی مگر
خود بخود پھانسی چڑھے گا ہم کو کیا معلوم تھا

قطعہ

اڑا لی صحرا کی خاک میں نے چمن میں گو سیر و رنگ و بو کی
مگر نہ پایا کہیں بھی تم کو ہزار ہلنے کی جستجو کی
تجھے میں ڈھونڈوں کہاں میں ڈھونڈوں تجھے میں پاؤں کہاں میں پاؤں
عجب تماشہ ہے کھو گیا خود نہ میں نے جس دن سے آرزو کی۔

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آہ! جناب لسہ کول

مر گیا مارا گیا وہ تو وطن کا یار تھا
عقلِ انسانی کا جو سب سے بڑا اسرار تھا

قول میں لسہ کول تھا پکّا تھا وہ ایمان میں
آشتی کا اور سرِ ہم کا بڑا انبار تھا

مرتبہ پایا تھا جس نے اپنی دانش کے سبب
شش جہت میں بھی نہ مل پائیگا وہ کردار تھا

وحشیانہ طور پر جس نے قتل اُس کا کیا
وہ ہماری نظر میں کچھ بھی نہ تھا غدّار تھا

جس نے کر دی ہے شہادت پیش حجت کے بغیر
وہ حقیقت میں سراپا قلزمِ انبار تھا

داورِ محشر کو جس نے آج لرزا کے رکھا
پیکرِ انسانیت کا وہ بڑا فنکار تھا

جس نے اپنے قتل پر عالم کو رلوا کے رکھا
وہ اخوت کا تھا پیکر صاحبِ ایثار تھا

روبرو باطل کے جس نے سر جھکایا ہی نہیں
حق کی خاطر وہ ہمیشہ برسرِ پیکار تھا

جو نثارِ دل شکن کا ایک ہی محبوب تھا
ہر کسی مجروحِ غم کو وہ سدا درکار تھا

شعر

خدا کا یہ بردہ فروشی تو دیکھو کہ اپنی عبادت گزاری کے بدلے
مساجد کے سوکھے ہوئے زاہدوں کو یہ حورانِ باغِ جناں بخشتا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رستہ رستہ افسردہ ہے، جن میں پڑے کچھ پیکر ہیں
شہر شہر پر موت کا سایہ، شہر شہر میں اجگر ہیں

کہاں کہاں کی حالت پر ہم آنسو بہائیں گے کب تک
نقش نقش پر بیوائیں ہیں، نقش نقش پر بے سر ہیں

سبز سبز سے باغ دکھا کر ٹھگنے والے ٹھگتے ہیں
روش روش پر دیکھے ہم نے، سود و زیاں کے چکر ہیں

ابھی ابھی کی بات نہیں ہے، عرصہ سے کچھ ایسا ہے
گھر گھر دیکھی دہشت گردی، گھر گھر دیکھے لشکر ہیں

کیسے کیسے غیر معتبر لوگوں کو دیکھا لیکن
قدم قدم پر شرفاء ہیں، پر جو کچھ ہیں وہ کمتر ہیں

سڑکوں سڑکوں، گلیوں گلیوں، محلوں محلوں، ادھر ادھر
سرحد سرحد چھاپے ڈالے، سرحد سرحد تشکر ہیں

جو جو ہجرت کر کے آئے، ہر ہم آج بھی ہیں وہ بشار
جدھر جدھر بھی دیکھا ہم نے، تو ادھر سب بے گھر ہیں

غزل

لکھنے کا مضمون پر کہ جتنے جتنے — جو تواریخ کا ایک حصہ بنے
اپنی جانب سے جو کچھ اندر تھا ہر — اُسکو رکھا تواریخ کے ہی کہنے
کیوں نہ تاریخ اچھی لگے آپ کو — سیم و زر آب سے لکھے ہیں پہنے
مجھ کو دیکھا تو روٹھے رہے بے سبب — وہ مناتے مناتے ہی آخر منے

اُس بشارِ مسخور کو مرنے ہی دیں
حرج اُس میں اگر ہے بتاؤ تنے۔

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

4/91

غزل

گھر سے نکلنے والے ڈیرہ قبرستان پہ ڈالے
اپنے دل کا راز بتا لے سستی شہرت پانے والے
مرہم کا کوئی کام نہیں اب دل پہ ایسے پڑے ہیں چھالے
اپنا مقدر ہی مفلس تھا دفن ہوئے جو گھر کے اجالے
اسی لیے گھر چھوڑے بیٹھے ہیں پڑے ہوئے تھے جان کے لالے
چاروں طرف ہے گہری سیاہی دیوار و در بھی ہو گئے ہیں کالے
اُن پر اکثر وار ہوئے تھے جتنے بھی تھے بھولے بھالے
پینے والے بہت ہو گئے ہیں ہم ہی نہیں ہیں پینے والے
کاریگروں کے ہاتھ کٹے ہیں سستے ہوئے ہیں شال دوشالے
فرض تمہارا یہی بنتا ہے وعدہ کیا ہے اُسکو نبھا لے
جن سے دُنیا ترک ہوئی ہے واپس نہیں وہ آنے والے
وُہی بہادر کہلائیگا جو کوئی اپنا جوہر دکھا لے
نثار کا اُس میں نقصان ہوگا اگر نہ ہم سے وہ بدلے چالے

غزل

بجھ گئے اُمید کے جلتے دیے سب بجھ گئے
پھر کیسے آرام آتا داغِ دل جب بجھ گئے

ایک مدت سے میں اُن کی باٹ کو تکتا رہا
کوئی بتلائے کہ آنکھوں کے دیے کب بجھ گئے

اک خوشی تھی جو چراغاں کر لیا ہم نے مگر
وہ چراغِ ناتواں تھے سارے کل شب بجھ گئے

تیل کی مقدار کو دیکھا نہیں جو رات بھر
تیل لایا بھی تو کیا من کے دیے اب بجھ گئے

زہر ہیروں میں جو نکلا حلق تر کرنے نثار
آبِ خنجر سے مرے تو یک بیک لب بجھ گیا

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

کشمیر کے باسی

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ظلم و جبر کی بندوقوں سے پھر سے کشمیر کے باسی — گھر سے ہی کر کوسوں آگے بھاگنے لگے کشمیر کے باسی
قدم قدم پر خون گرایا، قتل ہوا بے بس لوگوں کا — اسی لئے اپنے ہی گھروں سے نکلنے لگے کشمیر کے باسی
تحریروں اور تقریروں کی بار سماعت تھی سب باتیں — جن کو پڑھ کر جن کو سن کر ڈرنے لگے کشمیر کے باسی
غداروں نے افراتفری پھیلائی جب وادی بھر میں — پاکستانی گولی سے تب مرنے لگے کشمیر کے باسی

کتنے ہزاروں سالوں سے کشمیر کے مالک ہندو تھے — جو نہ کبھی کشمیری تھے وہ بننے لگے کشمیر کے باسی
چھ ہی صدیوں سے پہلے کشمیر میں آیا غیر کوئی — ایسا چکر چلایا اُس نے بٹنے لگے کشمیر کے باسی
ایسے کچھ بنیاد پرست آئے تھے مبلغ بن کر جو — ترکِ دھرم کی چال چلا کر گھٹنے لگے کشمیر کے باسی
مندروں کے کتنے ہی کلش تھے ریشیوں کا کشیر تھا مسکن — جھوٹ مکاری ریا دغا سے پٹنے لگے کشمیر کے باسی

خون تھا اپنا ہوا بیگانہ ایسے کچھ حالات بنائے — زہر بھی ایسا گھولا ہوا میں تڑپنے لگے کشمیر کے باسی
ہر گھر میں کہرام مچایا ہر گھر میں تابوت سجایا — ایسے کچھ حالات بنائے سسکنے لگے کشمیر کے باسی
وحشت و ہشت جبر و ظلم سے کیا نہ ہوا کشمیر میں یارو — جنیو اُتار گئے گردن سے بدلنے لگے کشمیر کے باسی
دریا بر و جو کیا ہنود کو اثر سیاہ چھایا تھا ہر سو — خون کے آنسو دیکھے گئے جب رونے لگے کشمیر کے باسی

جام شہادت پلوانے کو جابر بنے سفاک ہو گئے — ایسا نزلہ گرایا اُن پر بلکنے لگے کشمیر کے باسی
مندروں کو تبدیل کیا پھر بنیں مساجد شاہوں سے — ایسا ظلم کیا تھا کلمہ پڑھنے لگے کشمیر کے باسی
بدل کے رکھدی حالت میری دیواروں دروازوں کی — ایسی شکل بدل کے رکھدی گھٹنے لگے کشمیر کے باسی
ظالم و آشد کو بھڑکایا وقت کے شاہوں نے ہر سو — تب سے برا ہر ہم نے دیکھا اُجڑنے لگے کشمیر کے باسی

چاروں طرف جو گھر کو دیکھا میں نے ہنا کر بھیدل کل
میں نے رونا شروع کیا تھا چھلکنے لگے کشمیر کے باسی

شعر

شاید اسے قزاخ نے لوٹا ہو تازہ دم
یہ جو بچارہ موت کو لپٹا کے سو گیا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

آنے والا آتے ہی احسان جتائے کیا معلوم
گھر میں آکر مجھ کو ابدی نیند سلائے کیا معلوم

وقت بڑا دردیلا ہے، یہ وقت کسی کا یار نہیں
کہاں کہاں پر دہشت گردی، کس کو مٹائے کیا معلوم

کہہ نہ سکوں گا اس بستی کے لوگوں کا میں حال تمہیں
اغوا کیجئے، یا قتل کئے یا زندہ جلائے کیا معلوم

ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا، سیدھا کیا ہے اُلٹا کیا
ساری عمر میں کیا کیا کھوئے، کیا کیا پائے کیا معلوم

قدم قدم سائے کی مانند ساتھ رہا جو روز و شب
قدم قدم پر ساتھ وہ میرا چھوڑ ہی جائے کیا معلوم

طغیانی میں آیا ہُوا یہ لال سُرخ دریا کیسا
اس خونیں دریا میں گر کر کتنے نہائے کیا معلوم

مجھ سے شکایت بے معنی ہے، مجھ کو دوش دُنیا سے کیا
انسانوں حیوانوں نے معصوم رلائے کیا معلوم

خطرہ کی گھنٹی کو بجانا خطرہ سے کم خطرہ نہیں
اس خطرہ میں آنے والا ہم کو بچائے کیا معلوم

تم نے مگر محفل کی گہما گہمی دیکھی ہے اے بشار
اس میں کتنے اپنے تھے اور کتنے پرائے کیا معلوم

قطعہ

وہ تو دن میں ہی رات کرتے ہیں — اور سکوں کی بات کرتے ہیں
اُن کو حادثوں کا ذمہ کیا — جو کہ انساں کا گھات کرتے ہیں

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اب نہ کوئی نگہباں ہوگا یہاں — راستوں کا بھی تعین ہوگا یہاں

پھر حکمراں بے جان ہوگا یہاں — گھر کا بندہ بھی مہمان ہوگا یہاں

زندگی اب حوادث کی ہوگی نذر — دیش پریمی بھی لرزاں ہوگا یہاں

اک تمنا جو پوری نہ ہوگی کبھی — ہر کسی دل میں ارمان ہوگا یہاں

دُردشا پھیلتی ہی چلی جائے گی — زہر کھانا بھی آسان ہوگا یہاں

حق پسندی کی ممکن نہیں قدر ہو — جس کو دیکھو گے ویران ہوگا یہاں

ایک کرسی کے کتنے مگر ہو گئے — اب تو اپنا بھی انجان ہوگا یہاں

خوب باطل پرستوں کی ڈفلی بجی — جھوٹ کے ساتھ بہتان ہوگا یہاں

دیش کو یہ کلنکت کریں گے سبھی — پھر تباہی کا سامان ہوگا یہاں

بھوک و افلاس کو پر لگینگے یہاں — ہر کسی گھر میں شمشان ہوگا یہاں

کل کو احمق فلاطون کہلائیگا — جس کو دیکھو گے خاقان ہوگا یہاں

شر پسندی بھی پروان چڑھ جائیگی — قتل کرنے کا فرمان ہوگا یہاں

اُس نثارِ سخنور کا کہنا ہی کیا
دیش کے ہت میں قربان ہوگا یہاں

غزل ۲

غم کا سامان ارزاں ہوگا یہاں — آٹھ پہروں کا رمضان ہوگا یہاں

اِس طرح ابتری آئے گی دیش میں — سر پہ چڑھنے کو شیطان ہوگا یہاں

موت کے منہ میں دینے کی خاطر مجھے — چھیڑنے کو بھی انجان ہوگا یہاں

دیش دروہی بھی غازی ہی کہلائیگا — قاتلوں کا بھی استھان ہوگا یہاں

آتنکوں سے اگر دوستی ہو گئی — خون کا پھر سے باراں ہوگا یہاں

بے گناہوں کی بھی خیر ہوگی نہیں — اور عائد بھی تاوان ہوگا یہاں

بے حیائی بڑھے گی کچھ اِکا زور سے — جس کو دیکھو گے رقصاں ہوگا یہاں

ان سے آزاد ہونے پہ بھی دوستو — زندگیوں کا شکراں ہوگا یہاں

آپ آئے نثارِ سخنور کے ہاں
ہر کوئی غیر پہچان ہوگا یہاں

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

) Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

گھر جلا تب تک جلا معلوم مجھ کو جب ہوا
میری حالت دیکھ کر مجبور میرا رب ہوا

بم دھماکوں سے لگا ڈالا الفتہ کشمیر کو
جو اثاثہ تھا مرا برباد سب کا سب ہوا

مسجدوں سے جب عجب سے بول سننے کو ملے
نصف شب تک رو لیا، رونا مرا بے ڈھب ہوا

روپیہ کی چال سے غارتگروں کو شہ ملی
اور پھر انسانیت کا قتل روز و شب ہوا

ایک یہ صدمہ ہے مجھ کو یہ نہ جانا آج تک
انخلا میرا ہوا ہے کس طرح اور کب ہوا

اُس ستمگار بے مروّت کا یہ کہنا خوب تھا
قہر برسے گا یقیناً" ختم تیں جو نب ہوا ط

ط نب یعنی آسماں۔

پاکستان میں قبر سے نکالی ہوئی ایک عورت کی لاش سے مباشرت کرنے سے متاثر ہو کر
کشمیری مسلم فرقہ پرستوں اور پاکستان نواز درندوں کے لئے

تمہیں نے سرزمینِ پاک کو ناپاک کر ڈالا — تمہیں نے آج پھر انسانیت کو خاک کر ڈالا
تمہیں نے پھر شرافت کا گریباں چاک کر ڈالا — تمہیں نے عالم اسلام کو نمناک کر ڈالا

جہاں ماں بیٹیوں کی آبرو خطرہ میں پڑ جائے
شیاطینِ زمانہ کے وہاں پڑ جائیں گے سائے

تمہیں پھر اُمتِ احمدؐ میں شامل کون کرے گا — تمہیں تعلیمِ قرآں کے بھی حامل کون کرے گا
تمہیں اسلامیت کے آج قابل کون کرے گا — تمہیں دینِ محمدؐ کے بھی قائل کون کرے گا

غضب یہ ہے گناہ ہو کا نہیں محسن کہاں ممکن
[illegible]

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پہلا عنوان

جہاں پر شرلیفوں کا اجمال ہوگا
وہاں دال میں بھی کوئی کال ہوگا

جہاں عورتوں کا بُرا حال ہوگا
وہاں مُعبدوں کا بھی بھوال ہوگا

جہاں صدر ہو بد مزاجی کا منبع
وہاں ٹھیک کیا مُلک کا حال ہوگا

جہاں کا ہو اسلام غارتگری پیر
وہاں کا ہر ایک فرد اتبال ہوگا

جہاں پر ائم منسٹر ہو بد ذوق و کج رَو
وہاں مرد و زن کا بُرا حال ہوگا

جہاں دینا حیت کی عشرت لُٹی ہو
وہاں ناظمِ مُلک چنڈال ہوگا

جہاں احمدی لوگ کافر کہاویں
وہاں اہلِ تشیّع کا زنگال ہوگا

جہاں دہشتوں کا مگن سلسلہ ہو
وہاں گھر اُجڑنے کا جنجال ہوگا

جہاں بے نظیری بکلتی رہے گی
وہاں اہلِ ایماں میں کنگال ہوگا

جہاں شرم و غیرت ختم ہو چکے ہوں
وہاں پر مُلا زیرِ ترپال ہوگا

جہاں دین بدلنے کی تبلیغ ہوگی
وہاں دین پیسے بھی پامال ہوگا

جہاں جان دیدی نثارِ حزیں نے
وہاں حال والا بھی بے حال ہوگا

۱۔ اشعار طبع بحرمتی دہشتی بھنا جب زوال سے مقیت

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

) Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ایک بھونچال اس زور سے آئے گا اور سارے یہ دیوار و در جائینگے
روگ لگ جائینگے سوگ پڑ جائینگے، لوگ مرنے سے پہلے ہی مر جائینگے

یہ تلاطم کی وادی سخت گمبھیر ہے، اس سے بہتر ہے گھر پر ہی سڑتے رہیں
گر بلا خیزیوں میں یہاں الجھنے لگے، وہ اگر بچ گئے بھی تو سڑ جائینگے

اُن شکستہ دلوں کا مداوا کریں، جن کے بچے بلکتے تڑپتے رہے
گر نہ دکھیوں کے دکھڑے سنے گا کوئی، حادثہ کچھ نہ کچھ پھر وہ کر جائینگے

کوئی بیمار حالت میں مرتا نہیں، اسلئے میں نے عمداً یہی کہہ دیا
جتنے بھی گھاؤ دل میں نمودار ہیں ہے یقیں موت سے پہلے بھر جائینگے

اسطرح کی یہ ہڑتال کس کام کی، جو عزیزوں کے مرنے کا کارن بنے
یہ خیالوں کی دُنیا تری نہ بری، چھوڑ کر کیوں نہ ہم اپنے گھر جائینگے

بھائی چارہ کو زک کس نے پہنچا دیا، بھائی چارہ عبادت سے کچھ کم نہیں
بھائی چارہ سنورنے بھی دیں دوستو، پھر دلوں سے سبھی دور شر جائینگے

مشکلیں جھیلنے کا سبق ہے کھلا، اے نثارِ حزیں اسکو پڑھتا ہی جا
مشکلوں میں بسیرا جو کرتے رہے، مشکلوں سے وہ کیا خاک ڈر جائینگے

شعر

دان کرنا خون کا ہم نے تو سمجھا اسطرح
خون اپنا ہی دیا اور خون اپنا ہی لیا

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

) Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

غزل

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہو نہ جائے پھر سے یہ آباد قبرستاں کہیں
اور پھر جلتے نہ رہ جائیں سبھی شمشاں کہیں

آتنکی حالات کچھ اچھے نہیں ہیں دوستو
ڈر ہے مٹ نہ جائے پھر یہ آج کا انساں کہیں

ہم دھماکوں کے مسلسل وار سے گھبرا اُٹھے
بن نہ جائیں ہم بھی تھوڑے وقت میں مہماں کہیں

جب تلک ماحول وادی کا سنورتا جائے گا
تب تلک ہم کو نہ کہہ جائے کوئی حیواں کہیں

اُس وقت پڑ جائے گی اپنی عقل ٹھنڈی نثار
جب پکارا جاؤں گا اجلاس میں دیواں کہیں

غزل

گولیاں چلنے کے بیچوں بیچ ہم پھنستے رہے
امنِ عامہ کے محافظ اس طرح سہتے رہے

جس نگریا میں شریفوں کی بڑی بھرمار تھی
آج بدامنی سے وہ تعداد میں گھٹتے رہے

وہ کبھی بہکاوے کے کارن ہی آتنکی بنے
جو نہ بن سکتے تھے کچھ بھی وہ سبھی بنتے رہے

موت نے گھیرا ہے جن جن کو بہ اندازِ دگر
اُن کے سب بچے یتامت کے سبب روتے رہے

دوش پھر اس حال میں دینا ہے اُن سب کو نثار
خوابِ غفلت میں پڑے جو آج تک سوتے رہے

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

چل چکی ہے سرد مہری کی لہر کشمیر میں
آتشوں کے پھیل جانے کی خبر کشمیر میں

اب تو انسانی چلن ہے بے اثر کشمیر میں
کون پھر سکتا ہے دن کو بے خطر کشمیر میں

کس جگہ جا کر چھپے ہیں وہ فقیر و اولیا
خواب میں آتے ہیں جو پہلے بہر کشمیر میں

خوردنی اجناس کے بدلے میں بھنگ بوئی گئی
کھیتوں میں دان کے بدلے زہر کشمیر میں دھان

اسقدر فرقہ پرستوں کی بڑی بھرمار ہے
اب نہ پنپیں گے کبھی گام و شہر کشمیر میں پنپیں گے

شیخ بخشی بند کو صادق اور کلّم و ظہیر آکر
ڈھونڈ پاؤ گے اب کہاں ایسے گہر کشمیر میں

اس منظر سے ہے مخص میرا تعلق خوب تر
ہر صبح کو جب نکلتا ہے مہر کشمیر میں

اب نہ تیری قدر ہوگی کچھ وہاں پر اس لئے
غلط عنصر کو ہی ملتا ہے ثمر کشمیر میں

غیر سی حالت میں کیا کرنا مجھے جا کر نثار
اب تو مشکل ہے کہ ہو جائے بسر کشمیر میں

غزل

شوق سے اپنی میت اٹھائی گئی
دشمنوں سے عنایت جتائی گئی

شکر ہے اپنے دل سے برائی گئی
میری حالت جو مجھ سے بتائی گئی

یہ سیاست رفاقت کا باعث بنی
یہ خجالت کا سادھن بنائی گئی

ایک قشقہ لگانا تھا باقی رہا
ایک انگلی مری بھی کٹائی گئی

روز و شب کی عبادت عبث ہی گئی
کیونکہ خطرے کی گھنٹی بجائی گئی

آتشیں اسلحہ پھر سے پوجا گیا
آگ گھر میں جو میرے لگائی گئی

کون روتا رہا اپنے ماں باپ کو
کس کی میت سڑک پر جلائی گئی

گھر کے نقشہ کو کس نے بدل کر رکھا
قبر گھر میں یہ کیسی سجائی گئی

پھر نثار حزیں دل کی عزت بڑھی
اسکی صورت دلوں میں بسائی گئی

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

دسمبر 1987ء

نظم

سرینگر ایجیٹیشن میں شرپسندی

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شورشوں کو بڑھانے کا اعلان ہوا — شرپسندوں کی تحریک میں بَر ملا
یک بیک شہر میں پھر سناٹا ہوا — جو جدھر تھا اُدھر ہی وہ بے جان بنا

شہر میں کس طرح کا یہ چکر چلا
جیسے کارن مرا اور ترا گھر جلا

کس نے ہندو مٹانے کا اعلان کیا — کس نے مندر جلانے کا اعلان کیا
کس نے راہ پہ بٹھانے کا اعلان کیا — کس نے احساں جتانے کا اعلان کیا

کون تھا آدمی جو نہ انساں ہوا
کون حیواں بنا اور شیطاں ہوا

مندروں کو جلایا گیا کس لئے — بستیوں کو اجاڑا گیا کس لئے
مورتوں کو بگاڑا گیا کس لئے — دہشتوں کو بڑھایا گیا کس لئے

تم پہ راضی رہیں گے نہ کون و مکاں
تم سے بگڑے رہیں گے زمین و زماں

یہ تری بے رخی کس کو اچھی لگی — یہ تری بے دلی کس کو اچھی لگی
یہ تری بے حسی کس کو اچھی لگی — یہ تری بے تکی کس کو اچھی لگی

مجھ کو مارو اگر مار سکتے ہو تم
آخرش جنگ میں ہار سکتے ہو تم

کون پرکھے گا فطرت مری پھر یہاں — کون پوچھے گا جدت مری پھر یہاں
کون رکھے گا عزت مری پھر یہاں — کون دیکھے گا قیمت مری پھر یہاں

پھر چمن میں گلستاں روئے گا کیوں!
پاس میں اب پھر کوئی بیٹھے گا کیوں!

تم جہنم کے حقدار بن تو گئے — اور شیطان کے ویدار بن تو گئے
اپنے خوں کے تم اغیار بن تو گئے — قاتلوں کے بھی دلدار بن تو گئے

چند سکوں کے بدلے میں ایماں دیا
اور بزرگوں کا ایسے میں اپماں کیا

ہم نے جانا نہیں کون لُٹ گیا — ہم نے جانا نہیں کون بہکا گیا
ہم نے جانا نہیں کون جھڑکا گیا — ہم نے جانا نہیں کون پھسلا گیا

جو ہدایت بھی تھی نہ قرآن کی
اور نہ تعلیم گیتا کے فرمان کی

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غزل

اُجڑ کر جو آئے وہ اُکھڑے پڑے ہیں، زمانے کے ہاتھوں مٹے جا رہے ہیں
وہی جن کو دیکھا اُنہ سکڑے پڑے ہیں، زمانے کے ہاتھوں مٹے جا رہے ہیں

ابھی ہم نے کچھ بھی سُنایا نہیں ہے، کہ آنکھیں چھلکنے لگی ہے کسی کی
سُنانے کو کتنے ہی دُکھڑے پڑے ہیں، زمانے کے ہاتھوں مٹے جا رہے ہیں

اپنی آپ اس حال میں دیکھئے نہ جمیل و حسین انکے چہرے تھے جو
سُرخ تھے کبھی زرد مُکھڑے پڑے ہیں، زمانے کے ہاتھوں مٹے جا رہے ہیں

اگر آپ کے پاس انسانیت ہے، اپنی جو ہمدردیں سب لٹا دیں
کہ ٹوٹے دلوں کے یہ ٹکڑے پڑے ہیں، زمانے کے ہاتھوں مٹے جا رہے ہیں

اپنی دیکھ کر پھر نثارِ حزیں نے بہایا ہے آنکھوں سے خونِ جگر تک
یہ بچے ہیں کوئی نہ نکھرے پڑے ہیں، زمانے کے ہاتھوں مٹے جا رہے ہیں

غزل

کس طرح کا آج طوفاں آ گیا کشمیر میں
پھاند کر سرحد کو حیواں آ گیا کشمیر میں

ایک شیطاں بصفت انساں آ گیا کشمیر میں
پاک شہری کے ارماں آ گیا کشمیر میں

خواہ مخواہ وہ بن کے مہماں آ گیا کشمیر میں
کرنے کو کچھ عہد و پیماں آ گیا کشمیر میں

خاک میں پیوست کرنے امن کو انصاف کو
نافہم نا اہل شیطاں آ گیا کشمیر میں

وہ جو رسوا ہو گیا عالم میں وہ پھر بھی نثار
سرحدوں پہ ہو کے رقصاں آ گیا کشمیر میں

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جموں میں بس دھماکے

جل گیا زندہ جلا ہر ایک مسافر بے گناہ — ادھ جلی لاشوں کا تھا کتنا بڑا اک سلسلہ
ایک ماہ میں ایک راہ پر دو دھماکے ہو گئے — دو بسوں کو ان دھماکوں میں فنا ہونا پڑا
ایک سو چھتیس میں پینتیس کل مارے گئے — باقیوں کو ہسپتالوں کے سپرد کرنا ہوا
کتنے میلوں تک زمیں ہلتی رہی ہے اس کے بعد — بم پھٹا بس میں پھٹا کچھ اس طرح سے باخدا
کٹ گئے اعضا بدن سے سر کٹے بازو کٹے — ٹائم کیپسول کی کٹی دکھرائی تھا وہ حادثہ
پاک جاسوسی کے کارن حادثے ہونے لگے — شاہراہ کی مانگ کا سیندور بھی لٹتا رہا
بم دھماکوں کا نتیجہ بیوگی بیوہ زنی — بے کسی اور پھر یتیمی سفر کرنے کا صلہ
ان دھماکوں نے جنہیں کچھ دے دیا سوغات میں — وہ انہیں تو زندگی بھر کے لئے رونا ملا
اب جموں نرغے میں آیا اتنکی ماحول کے — تم کو کچھ کرنا پڑے گا اے نثار باوفا

مدتوں دیکھا کیا موئے مبارک کو جہاں

کیا نہیں دیکھو گا میں موئے مقدس کو وہاں — مدتوں دیکھا کیا موئے مبارک کو جہاں
کس نے بے حرمت کیا درگاہ کو دربار کو — شان سے ماتھا رگڑتے تھے جہاں کون و مکاں
جنس بیجا میں رکھا ہے کس نے خوئے پاک کو — مشغلے کے طور پر کس نے دیئے آہ و فغاں
کس نے پامالی بخش دی میری اس درگاہ کو — جل رہا ہے دل مرا آج جل رہا باغِ جناں
وہ بھی ابلیس کے بندے ہیں جو قابض ہوئے — نفرتوں کا بوجھ لیکے جائیں گے دور از جہاں

آج پاکستان میں جہلا کا ایوان سج گیا — جس میں وہ سازش کے سارے وکر رہے ہیں نیم جاں
وہ شیاطین زمانہ دشمن اسلام ہیں — دانستہ رہتے ہیں ہر سو کو بہ کو جھوٹے بیاں
ان کی تقدیروں میں ہونا حافظ قرآں نہیں — جسقدر جھوٹا رویہ اسقدر ہے جھوٹی شان
ان کی شہ پر ہو گیا بحران بپا کشمیر میں — اور کہتے ہیں کہ ہوتے ہیں ملوث ہم کہاں
پردگی بے پردگی یکساں ہیں پاکستان میں — ٹوٹ کر گرنے لگے گا کل یہاں ان پر آسماں

سیم و زر سارا لگا درگاہ کی تعمیر پر
اے نثار دل حزیں کچھ بھی نہ تھا سود و زیاں

30/10/93

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

8/93

جشن اشٹمی اور جموں میں بم دھماکہ

اسطرح کا یہ ماحول قائم ہوا   اور غارتگری کا چکر چل پڑا
ہندوؤں کے قتل سے شروعات کیں   سارے کشمیر کو پھر جکڑ کے رکھا
کوئی سنتا نہیں کوئی جب کچھ کہے   یہ بڑا المیہ ہے کہ اب کیا بنے
کب سے کشمیر جموں میں داخل ہوا   ساتھ غارتگروں کا لیے قافلہ
ایک مدت سے ہم نے چلایا یہاں   آتنکی قہر شدت سے جبر کا یہاں
لوگ غافل رہے تو رہے تھے مگر   کمال اٹھے نہ سرکار کے نمتھا
شہر جموں میں جتنے دھماکے ہوئے   اپنی دانست میں بتیس تک ہو گئے
ویسے ہونے میں سو سے بھی زیادہ ہوئے   شرپسندوں نے اپنا بٹھایا سکہ
چل پڑا بم دھماکوں کا اب سلسلہ   روز روشن میں یارو یہاں برملا
اب نہ بچنے کی امید رکھے کوئی   کہہ رہا ہوں صفائی سے میں باخدا
تیس تک کوئی کہتا ہے زخمی ہوئے   کوئی کہتا ہے سو سے بھی زیادہ ہوئے
کوئی کہتا ہے سازش پولیس کی بھی تھی   اصل میں جو ہوا وہ برا ہی ہوا
ایسے ٹکڑے جگر کے ہوئے تھے ہرے   زخمیوں کے جو بجھنے لگے تھے دئے
بن گئے بے چارہ پھرتا رہا دربدر   ان کا جڑنا کہیں سے نہ ممکن ہوا
ہسپتالوں کی زینت بنے وہ سبھی   بستروں پر لٹائے گئے وہ سبھی
اور ان کو بچانے کی خاطر وہاں   ڈاکٹروں نے صبح شام ایک کر دیا
رہبروں تو کہ بازو لکہ ہیں وہ لوگ   اپنے جھنڈے بہت گاڑ کے رکھ دیے
لوٹ آتش زنی مار کیا ہے یہ   اور غنڈوں کا بھی ہے یہاں دبدبہ
شرپسندوں کا ہے ایک جھنڈا یہاں   اور غارتگروں کی ہے ٹولیاں
جب بھی ملتی ہیں اپنا یہ دونوں کہیں   تو کہیں بیچ کا دھماکہ ہوا
وہ جیالے جموں کے چھپے ہیں کہاں   تھرتھراتے تھے جن سے زمیں آسماں
وہ بہادر جواں سالی کس گھر میں ہیں   جو یہ کہتے تھے کر دیں گے جاں بھی فدا
آب دیدہ ہے مثل الیمی کوئی   جب نہ کوئی ہوا منقلب ہو چلی
ایک دن رہ نہ پایا ہے خالی یہاں   جب نہ پیدا ہوا کوئی بھی خجستہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُن کے گھر میں ہے آنکھوں بھر کی خوشی　　یہ ضلالت کی حد دیکھئے تو سہی
جن سے ہوتے ہیں انسانیت کے قتل　　ایک دو جو کو کہتے ہیں وہ مرحبا
زخمیوں کو گورنر نے خود دیکھ کر　　حوصلہ دیدیا تم رہو بے خطر
ملزموں کو پکڑ کر ہی دم لینگے ہم　　جو مناسب ہو اُن کو ملے گی سزا
جو عناصر غلط ہیں وہ مر جائیں گے　　اور مرکز ہیں وہ بھر بکھر جائینگے
بد امن جتنے ہونگے وہ ہوں گے ختم　　ساتھ ہم کو جو لوگوں کا مل پائے گا
جن سے آلودہ ہوتی رہی ہے فضا　　وہ گنہگار جنرل ہیں عناصر بلا
وحشتیں اسقدر بڑھ گئی ہیں مگر　　کیونکہ پولیس کا ہے چلن ناروا

کشمیر میں

رہزنا رہبر بن کر آئے　　کیا کچھ لوٹا کون بتائے
مندروں پر تالے تک چڑھائے　　ہاتھ بھی اب کون اٹھائے
صلواتیں مسجد سے سنائیں　　ہم پہ پیہم ظلم بھی ڈھائے
مخبر ایجنٹ کافر کہکر　　ہم پر یہ الزام لگائے
دہشت گردوں کی بولی نے　　بچے بوڑھے سبھی رلائے
ہمت نہ ہاری ہم نے اُس دم　　قتل کے ساماں جدھر وہ لائے
ہر دن اپنے جوانوں کو دیکھا　　خون میں لت پت خون میں نہائے
اُن سے بات میں کرتا لیکن　　اُن کے کچھ انداز نہ بھائے
گھر کو چھوڑا اور یہاں پر　　ٹھوکر کھا کر سب کچھ پائے
عزت اپنی بچانے پر بھی　　لوگوں سے طعنے تک کھائے
جہاں ہو غلبہ غارتگری کا　　واپس کون وہاں پھر جائے
اُس کشمیر کو کرنا کیا اب؟　　بھول گئے ہیں چنار کے سائے
قدر ہو جائے اب لوگوں کی　　سوئی قسمت اپنی جگائے

۱۹۹۱

اچھا انسان نثار وہی ہے
CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra
اپنا ہو کر [illegible]

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سمیلن کے لیے

نقاد بھائی

کل جو سناٹا تھا آج رونق ہے یہاں — سج گئی ہے اپنے ہندوؤں کی یہاں بزم جہاں
شش جہت سے آئے ہیں اہلِ دل اہلِ ہنر — خوب لگتا ہے کہ بندھ جائے گا بڑھیا سماں
یہ تعجب خیز منظر سامنے سے دیکھ کر — کوئی بتلائے کہ ایسی سج گئی محفل کہاں
ورنہ گھر کو چھوڑنا میرے لیے ممکن نہ تھا — جبر کی بندوق نے گھر سے کیا مجھ کو رواں
ذو زنمی ہیں وہ کہ جن سے قتلِ انسانی ہوئے — ہم تو باسی ہیں جسے کہتے ہیں سب باغِ جناں
دشمنِ دیں سے مری کیا خاک ہوگی دوستی — کھنڈروں میں جس نے بدلا ہے مرے گھر کو وہاں
ٹھیک ہے میرے غموں کی تم کو تفصیلیں ملیں — جس قدر دل کو لگے ہیں گھاؤ کر دو کا بیاں
جس سلوکِ ناروا سے شخصیت میری گھٹی — اس سلوکِ ناروا کو میں نہ رکھوں گا نہاں
بے شرم سرکار کے منفی رویے کے طفیل — جھوٹ یہ سچ کا اسے ہوتا رہا اکثر گماں
کل ملا کر کہہ دیا کوئی سوا سو ہی مرے — جبکہ کوئی سات سو مارے گئے ہندو جواں

ہم عقل کے تھے بنا اندھے کبھی بھی آشکار
دوسروں کی طرح ہم میں ہے نہیں کوئی دواں

کشمیر میں

کھیتی کھیتی چیں بہ جبیں ہے — منش منش بھی خونیں ہے
پربت پربت جلنے لگا ہے — دریا دریا رنگیں ہے
وادی وادی افسردہ ہے — نالہ نالہ سنگیں ہے
غربت غربت ہر سو پھیلی — دہشت دہشت بے دیں ہے
ساگر ساگر اُچھل رہا ہے — صحرا صحرا مسکیں ہے
چپہ چپہ مردہ پڑا ہے — کوچہ کوچہ غمگیں ہے
سلگی سلگی آگ جفا کی — بھڑکی بھڑکی شوقیں ہے

نظم نظم تو نثارِ سخنور
غزل غزل بھی شیریں ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بھیک کی کب ختم ہونگی جھولیاں

رفتنی ہیں یہ بھیانک بدلیاں
شادیانے اور بجینگی ڈفلیاں

سُرخرو ہوکر رہینگے آخرش
ہم کی دیکھیں گے ہیں پھر جھڑکیاں

روشنی کے گر گئے مینار سب
پھر نکل آئیں سیاہ سی جھانکیاں

رہزنوں کے بھیس میں سب یار تھے
جن کی ہم نے دیکھ لیں وہ بازیاں

اُنکی گردن میں نہ مرزے دیکھکر
قتل کرنے کی لٹکتی تختیاں

بات اُن سے کون کرسکتا وہاں
جن کی ہم نے دیکھ لیں کج فہمیاں

مندروں کو چھوڑنے کشمیر کے
دے رہے تھے مسجدوں سے دھمکیاں

ہم کو ہرگز ہی پسند آئیں نہیں
مختلف انداز کی وہ بولیاں

وہ مسلماں تھے مگر دہشت گرد
جو کیا کرتے رہے شیطانیاں

ہم نے اپنے ہوش کھوئے ہی نہیں
اُن کی تب بھی دیکھ لیں گستاخیاں

وہ تو دشمن ہو چکے اسلام کے
خون کی جو کھیلتے تھے ہولیاں

کر دیا ٹھنڈا انہیں بندوق سے
قتل کرکے بھی اُنہیں دیں گالیاں

قتل کی تعداد جب بڑھنے لگی
ہندوؤں نے چھوڑ دیں سب وادیاں

وہ تو حیواں تھے مگر انساں نما
قتل و غارت کی گرائیں بجلیاں

خوف سے بندوق کے سہمے رہے
کون آتا پھر کسی کے درمیاں

مندروں کو لا سب جلنے لگے
ہر طرف دیکھی گئیں چنگاریاں

پھر مکانوں کو وہاں کیا خبر تھی
آگ کی تھی بڑھ گئیں پرچھائیاں

یہ نہ ہم کو تھا پتہ ہوگی کبھی
زندگی میں اسقدر محرومیاں

جسقدر ہم پر ظلم ڈھائے گئے
اُسقدر ہوگی اُنہیں رسوائیاں

وہ بھی روتے ہی رہینگے عمر بھر
جن سے پیدا ہو گئیں بدحالیاں

ہر طرف کہرام ہی کہرام تھا
خونِ ناحق کی رواں تھیں وادیاں

خانہ و خونوں میں وہ بھی محفلاں رہے
جو مساجد سے رہے دیتے اذاں

دل دہل اُٹھتا ہے اُن کو یاد کر
ہو چکیں جنکی وہاں غرقابیاں

مٹ گئی کشمیر کی کشمیریت
اور آپس کی بھی وہ یاریاں

مٹ گئے تہذیب کے سارے نقش
اور سب اخلاق و انداز بیاں

حسرتیں تنظیم سے کیا ڈر ہیں
اُس میں شامل ہو چکی ہیں ٹولیاں

ہم تو عادی دیکھنے کے ہو گئے
پالیٹکس و غارتوں کی بدذوقیاں

[illegible]
[illegible]

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Gra

روز و شب سوچا کیے ہم یہ بشار
بھیک کی کب ختم ہونگی جھولیاں

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

C-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Gra

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE -2025 Grant